

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

# الذِّكْرُ الْكَافِي

ترجمہ اردو

# مِثْرُ الْكَافِي

ضبط و تحریر: مولانا محمد ظفر حسبا  
ازفادات: مولانا مفتی احمد علی حسبا  
نظر ثانی و مقدمہ: ابن سوری محمد اویس

مکتب رحمانیہ  
اقرا سنہ عزنی شریف  
اردو بازار - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# الدرر الكافی

ترجمہ اردو

# مآثر الكافی

ضبط و تحریر: مولانا محمد ظفر صاحب

از افادات: مولانا مفتی احمد علی صاحب

نظرائی و مقدمہ: ابن سیر محمد اولیس



مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سٹر - غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

## جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

نام کتاب .....	الدرس الکافی
از افادات .....	مولانا مفتی احمد علی صاحب
نظر ثانی و مقدمہ .....	ابن سرور محمد اویس
ضبط و تحریر .....	مولانا محمد ظفر صاحب
طابع .....	حاجی مقبول الرحمن
ناشر .....	مکتبہ رحمانیہ
مطبع .....	العلی شاعر
قیمت .....	/ - روپے

## ملنے کے پتے

- ⇐
مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ⇐
مکتبۃ العلم نمبر ۱۸
اردو بازار لاہور
- ⇐
خزینہ علم و ادب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
- ⇐
اسلامی کتب خانہ
فضل الہی مارکیٹ اردو بازار لاہور



## الدرس الكافي

### فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
7	★ تقریظ (مفتی احمد علی صاحب)
8	★ مقدمہ (ابن سرور محمد اویس)
8	★ علم عروض کی تعریف
8	★ موضوع
8	★ غرض و غایت
8	★ وجہ تسمیہ
10	★ امام خلیلؒ کے حالات
11	★ اباجی پاگل ہو گئے!
12	★ پیکر علم و دانش
13	★ شعر کی تعریف
13	★ قیودات کے فوائد
13	★ شعر اور بیت میں فرق
14	★ علم عروض میں لکھی گئی کتابیں
14	★ اردو فارسی تقطیع کے قواعد

- |    |       |                       |
|----|-------|-----------------------|
| 17 | ..... | ★ فائده عظيمه         |
| 18 | ..... | ★ الدرس الاول         |
| 19 | ..... | ★ الدرس ثاني          |
| 20 | ..... | ★ الدرس الثالث        |
| 22 | ..... | ★ الدرس الرابع        |
| 23 | ..... | ★ الدرس الخامس        |
| 26 | ..... | ★ الدرس السادس        |
| 28 | ..... | ★ الدرس السابع        |
| 31 | ..... | ★ الدرس الثامن        |
| 33 | ..... | ★ الدرس التاسع        |
| 36 | ..... | ★ الدرس العاشر        |
| 39 | ..... | ★ الدرس الحادي عشر    |
| 43 | ..... | ★ الدرس الثاني عشر    |
| 44 | ..... | ★ الدرس الثالث عشر    |
| 47 | ..... | ★ الدرس الرابع عشر    |
| 48 | ..... | ★ الدرس الخامس عشر    |
| 50 | ..... | ★ الدرس السادس عشر    |
| 52 | ..... | ★ الدرس السابع عشر    |
| 54 | ..... | ★ الدرس الثامن عشر    |
| 55 | ..... | ★ الدرس التاسع عشر    |
| 58 | ..... | ★ الدرس العشرون       |
| 60 | ..... | ★ الدرس الحادي وعشرون |

62	.....	الدرس الثاني وعشرون	★
65	.....	الدرس الثالث وعشرون	★
68	.....	الدرس الرابع وعشرون	★
71	.....	الدرس الخامس وعشرون	★
74	.....	الدرس السادس وعشرون	★
77	.....	الدرس السابع وعشرون	★
80	.....	الدرس الثامن وعشرون	★
81	.....	الدرس التاسع وعشرون	★
87	.....	الدرس العشرون	★
93	.....	علم القوافي ايك نظر میں (نقشہ)	★
94-95	.....	علم العروض ايك نظر میں (نقشہ)	★



## تقریظ

(حضرت مولانا مفتی احمد علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

احقر نے اس کتاب کے بعض مواقع کو دیکھا، ماشاء اللہ عزیزم محمد ظفر سلمہ نے بڑی محنت سے ان دروس کو جمع کیا، احقر کی رائے کے مطابق اگر ان دروس کی اسی ترتیب سے اساتذہ کرام طلباء کو پڑھائیں تو ان شاء اللہ طلباء اس فن میں ماہر بن جائیں گے، یہ فن ایسا فن ہے کہ اس دور میں اکثر علماء اس سے ناواقف ہیں، اس لئے اس فن کو طلباء میں شوق کے ساتھ رائج کرنے کی ضرورت ہے، اکثر علماء کو اشعار کہنے کا شوق ہوتا ہے مگر پچارے اس علم سے نا آشنا ہونے کی وجہ سے فحش قسم کی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ ماشاء اللہ اس فن کے اندر احقر کی نظر میں موجودہ زمانہ میں لاہور کے علماء میں سے جنہیں مہارت تامہ حاصل ہے ان میں سرفہرست احقر کے استاد حضرت مولانا یعقوب صاحب اور احقر کے استاد مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب جن سے احقر نے اس فن میں خوب استفادہ کیا ہے اور نوجوان اساتذہ میں مفتی محمد زکریا اس فن میں ماہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزم محمد ظفر کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور احقر کے تلامذہ میں سے جس پر احقر فخر بصورت شکر کر سکتا ہے اور جس پر احقر کو سو فیصد اعتماد ہے وہ ابن سرور محمد اولیس ہیں، جنہوں نے بڑی محنت سے اس کتاب کو لفظ بلفظ پڑھا، اور اس کا مقدمہ لکھا، حق تعالیٰ ان کی کاوش کو بھی قبول فرمائے۔ آمین

فقیر احمد علی غفرلہ

خادم جامعہ اشرفیہ۔ لاہور



## مُقَدِّمَةٌ

علم عروض کی تعریف:

هُوَ عِلْمٌ بِأَصُولٍ يُعْرَفُ بِهَا صَحِيحُ أَوْزَانِ الشَّعْرِ وَفَاسِدُهَا وَمَا  
يَعْتَرِبُ بِهَا مِنَ الزَّخَافَاتِ وَالْعِلَلِّ.

”علم عروض ایسے اصولوں کے جان لینے کا نام ہے جن کے ذریعہ  
شعر کے صحیح اور خراب اوزان کی پہچان کی جاسکے اور اس میں ہونے  
والے زخافات و علل کی معرفت حاصل کی جاسکے۔“

موضوع:

الشَّعْرُ الْعَرَبِيُّ مِنْ حَيْثُ هُوَ مَوْزُونٌ بِأَوْزَانٍ مَخْصُوصَةٍ.

”علم عروض کا موضوع عربی اشعار ہیں اس حیثیت سے کہ ان کو  
مخصوص اوزان کے ساتھ موزوں کیا جائے۔“

فائدہ: علم عروض صرف عربی اشعار کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اردو اور فارسی  
شاعری میں بھی اس علم کے ذریعہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

غرض و غایت:

تَمْيِيزُ الشَّعْرِ عَنِ غَيْرِهِ.

”شعر اور غیر شعر میں فرق کرنا اس علم کی غرض و غایت ہے۔“

وجہ تسمیہ:

اس علم کو ”عروض“ کیوں کہا جاتا ہے؟ اس بارے میں سات اقوال ہیں:

① عروض کا معنی ہے ”مَا يُعْرَضُ عَلَيْهِ الشَّيْءُ“ جس پر کوئی چیز پیش کی جائے

چونکہ اس علم پر اشعار کو پیش کیا جاتا ہے جو اس کے موافق ہو وہ صحیح ہے اور جو مخالف ہو وہ خراب ہے۔

② یہ علم امام ظہیر کو ”مکہ“ میں الہام ہوا تھا اور مکہ کا ایک نام ”عروض“ بھی ہے، اس لئے بھی اس فن کو علم عروض کہا جاتا ہے۔

③ عَرْضٌ بِمَعْنَى ظَهْرٍ یعنی ”ظاہر ہونا“ چونکہ اس علم میں صحیح وزن والا شعر خراب وزن والے شعر کے مقابلہ میں ظاہر ہو جاتا ہے، اس لئے اسے علم عروض کہا جاتا ہے۔

④ عروض کا ایک معنی ہے ”گوشہ کنارہ جانب“۔ چونکہ اس علم کی حیثیت علوم میں ایک کنارہ میں ہوتی ہے۔

⑤ عروض کا معنی ہے ”مشکل دشوار“۔ اس علم کی پیچیدگیوں اور دشواریوں کی وجہ سے بھی اسے علم عروض کہا جاتا ہے۔

⑥ عروض کا ایک معنی ہے ”بادل“۔ چونکہ یہ علم بھی بادل کی طرح نفع رساں ہوتا ہے، اس لئے اسے ”علم عروض“ کہا جاتا ہے۔

⑦ شیخ موسیٰ روحانی بازمی نے ”الریاض الناظرة“ حاشیہ ”محیط الدائرة“ میں اس نام میں تین باتوں کا خیال کیا:

① عروض مکہ کا نام ہے۔

② مدینہ کا ایک نام بھی عروض ہے۔

③ عروض کا معنی ہے جس پر کوئی چیز پیش کی جائے۔ لہذا ان تین امور کی رعایت کرتے ہوئے اس علم کا نام ”علم عروض“ رکھا۔



## امام خلیلؒ کے حالات

جامع المعقول والمنقول حضرت شیخ موسیٰ روحانی بازمیؒ امام خلیلؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

كان الخليل اية من الايات بلا فرية و نادرة من نوادر الدهر  
بلامرية ، داهية من الدواهي و باقعة من البواقع كم من  
عوارف هو ابن بجدتها و كم من فنون هو ابو عذرتها امام  
عبقري جمع الله له من شمل الفضائل والفواضل ما تكل  
اللسنة عن تفصيله و تتلثم عن بيانه نال من شتى الفنون  
ثرياها و سامى فى علوم الادب واللغة مكانة الجوزاء  
فاضحى لكل علم و فن غديقة المرجب و جذيلة المحكك  
لا يشق غباره ولا يساهم نسيج و حده لا يساجل ولا يزا هم  
كان امة و حده بلا ريب

”امام خلیلؒ زمانہ کی ایک یکتا ترین ہستی تھے وہ بہت سے علوم کے ماہر اور کئی فنون کے موجد تھے وہ ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں ایسے فضائل کمالات کو جمع کیا جن کو زبانیں بیان کرنے سے قاصر ہیں وہ بہت سے علوم و معارف میں بلندی کے اعتبار سے ثریا ستارے سے سبقت لے جانے والے تھے اور علم و ادب کی رفعتوں میں جوزاء سے مقابلہ کرنے والے تھے اور ان کو تمام فنون میں ملکہ راسخ اور دسترس حاصل تھی ان کے فضائل کو بیان کرنا اور ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے وہ اکیلے پوری جماعت علماء پر بھاری ہیں۔“

علامہ سیوطی "بغیة الوعاة" (جلد ۱ صفحہ ۵۵۸) میں ان کے متعلق لکھتے ہیں:

وَكَانَ آيَةً فِي الذِّكَا، وَكَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لِمَ يَكُن فِي الْعَرَبِيَّةِ

بَعْدَ الصَّحَابَةِ أَزْكَى مِنْهُ، وَكَانَ يَحْجُجُ سَنَةً وَيَغْزُو سَنَةً.

"وہ ذہانت اور ذکاوت کا ایک نمونہ تھے، لوگ ان کے بارے میں کہا

کرتے تھے کہ صحابہ کرام کے بعد عربی زبان میں ان سے زیادہ ماہر

کوئی پیدا نہیں ہوا، وہ ایک سال حج کرتے اور ایک سال جہاد۔"

امام خلیلؒ نحو و لغت کے امام اور علم عروض کے موجد ہیں، ان کے والد کا

نام "احمد" ہے۔ ابن خلکان نے مرزبانی کے حوالہ سے "وفیات الاعیان" (جلد

۲ صفحہ ۲۳۸) میں لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے پہلے وہ شخص جن کا

نام "احمد" رکھا گیا ان کے والد صاحب تھے۔

اباجی پاگل ہو گئے!

علامہ ابن خلکان کی "وفیات الاعیان" (جلد ۲ صفحہ ۲۳۷) میں ان کے

بارے میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ خلیل بن احمد علم عروض کے

اوزان کے مطابق اشعار کی تقطیع کر رہے تھے کہ اچانک ان کے بیٹے گھر میں

داخل ہوئے اور والد صاحب کو عجیب و غریب قسم کے الفاظ کا ورد کرتے دیکھا تو

شور مچا دیا: "اباجی پاگل ہو گئے!" لوگ دوڑے ہوئے ان کے گھر آئے۔

دیکھا کہ خلیل تو صحیح الحواس ہیں، لوگوں نے کہا کہ آپ کے بیٹے نے تو آپ کے

پاگل ہونے کا اعلان کر دیا ہے، اس موقع پر خلیل بن احمد نے بیٹے کو مخاطب

کرتے ہوئے یہ دو شعر پڑھے: —

لَوْ كُنْتُ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ عَذْرَتِي

أَوْ كُنْتُ تَعْلَمُ مَا تَقُولُ عَذْرَتِي

لکن جهلت مقالتي فعذلتني

و علمت أنك جاهل فعذرنا

”جو کچھ میں کہہ رہا تھا اگر آپ کو اس کا علم ہوتا تو مجھے معذور سمجھتے یا اگر آپ اپنی بات خود سمجھتے تو میں آپ کو ملامت کرتا، لیکن چونکہ آپ میری بات سے ناواقف ہیں اس لئے مجھے ملامت کر رہے ہیں اور مجھے بھی معلوم ہے کہ آپ ناواقف ہیں اس لئے میں آپ کو معذور قرار دیتا ہوں۔“

پیکر علم و دانش:

ایک مرتبہ عبداللہ بن المقفع ان کے پاس آئے اور دونوں پوری رات علمی گفتگو کرتے رہے صبح لوگوں نے خلیل سے عبداللہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ”ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ ہے۔“ پھر عبداللہ سے خلیل کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: ”ان کی عقل ان کے علم سے زیادہ ہے۔“

(وفیات الاعیان جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)

آخری عمر میں ارادہ کیا کہ حساب کی کوئی ایسی نوع ایجاد کی جائے جسے سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے لہذا اپنے معمول کے مطابق جب اس نوع کی ایجاد کی فکر میں لگے تو اس کی دھن میں ایسے مگن ہوئے کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گئے۔ اسی عالم انہماک میں مسجد میں گئے اور ستون سے جا ٹکرائے اور

انتقال فرمایا۔ (وفیات الاعیان جلد ۲ صفحہ ۲۳۹، الاعلام للذکر جلد ۲ صفحہ ۳۱۴)

امام خلیلؒ تو دنیا سے چلے گئے لیکن دنیا کو زبان حال سے یہ پیغام دے گئے:

جان کر منجملہ خاصان میخانہ مجھے

مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

## شعر کی تعریف:

الشعر کلامٌ بقصد به الوزن والتقفیه:

”شعر وہ کلام ہے جس میں وزن اور قافیہ کا قصد کیا جائے۔“

### قیودات کے فوائد:

- ① کلام کی قید سے وہ کلمات موزونہ خارج ہو گئے جو مہمل اور بے معنی ہیں۔
- ② بقصد به الوزن سے وہ کلام نکل گیا جس کا وزن اتفاقی ہو اور اس میں وزن کا قصد نہ کیا گیا ہو جیسے قرآن مجید کی بعض آیات مثلاً لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا. یہ مجزوء الرتل سے ہے۔ اور يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسُحْرِهِ. ثانی مجزوء الرجز سے ہے اسی طرح وَأَمْلَى لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ. اور وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ. بحر متقارب سے ہیں۔

- ③ التقفیه کی قید سے کلام موزون غیر مقفی نکل گیا۔

### شعر اور بیت میں فرق:

شعر اور بیت میں مختلف اعتبار سے فرق ہے جن میں سے کچھ لفظی ہیں

اور کچھ معنوی۔

- ① شعر کا اطلاق بہت سے ایات اور لہجے قصیدے پر ہو سکتا ہے جبکہ بیت کا اطلاق صرف ایک پر ہوتا ہے۔
- ② مصارع اور قوافی جو کہ جمع ہیں مصرع اور قافیہ کی ان کی نسبت احکام متفرقہ میں شعر کی طرف ہوتی ہے نہ کہ بیت کی طرف۔
- ③ شعر کا اطلاق شعر کہنے پر ہوتا ہے اور اس سے ایک بیت بھی مراد لے سکتے ہیں اور کبھی اس سے شعری قوت اور شاعرانہ طبیعت بھی مراد لی جاتی ہے

جبکہ بیت میں ایسا نہیں ہوتا۔

④ لفظ بیت میں اصل یہ ہے کہ وہ موقع محل کے اعتبار سے تشبیہ جمع ہو جاتا ہے، بخلاف لفظ شعر کے کہ اس میں اصل واحد ہے لیکن وہ کبھی کبھی تشبیہ ہو جاتا ہے۔ (ان شئت الاطناب والتفصیل فطالع "العیون الناظرة"

للشیخ موسیٰ)

علم عروض میں لکھی گئی کتابیں:

- ① کتاب العروض (خلیل ابن احمد)۔ ② کتاب الاغش (امام اغش)۔
  - ③ مختصر ابن حاجب (امام ابن حاجب)۔ ④ الارشاد۔ ⑤ وشاح۔
  - ⑥ کتاب القوانی (امام سیبویہ)۔ ⑦ العروض و القوانی (محمد بن احمد عمیدی)۔ ⑧ شرح قصیدہ ابن حاجب (محمد بن سالم مازنی)۔ ⑨ بحر الفصاحة (عبدالغنی رامپوری)۔ ⑩ معیار البلاغة (نشی دہی پرشار)۔ ⑪ میزان العروض (شوخی لاہوری)۔ ⑫ حدائق البلاغة (میر شمس الدین)۔ ⑬ غایۃ العروضین۔ ⑭ رسالۃ العروض (محمد بن عیش عروسی)۔ ⑮ القسطاس (علامہ زبیر)۔ ⑯ مطلع خورشید۔ ⑰ شجرۃ العروض۔ ⑱ حدائق النجم وغیر
- ذلك من الكتب ان شئت تفصیلها فطالع "العیون الناظرة" للشیخ

موسیٰ الروحانی البازی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اردو فارسی تقطیع کے قواعد:

- ① بعض مرتبہ فارسی اور اردو اشعار میں تین متحرک جمع ہو جاتے ہیں اس موقع پر درمیان والے متحرک کو تقطیع میں ساکن شمار کرنا جائز ہے مگر اشتباہ کے وقت ایسا نہ کیا جائے گا۔ بخلاف عربی کے کہ اس میں متحرک کو ساکن نہیں کر سکتے۔ (بحر الفصاحة، معیار الاشعار)

② وہ ہاء جو مخلوطۃ التلفظ ہو، تقطیع میں گر جاتی ہے، جیسے گمر، تھما، مصر

کی ہاء۔ لہذا ان میں سے ہر ایک کو دو حرف شمار نہ کیا جائے گا جیسے  
پیاناہ سے ہاتھ میں ساقی کے نہیں تھا۔

خورشید کو پنچے میں لیے ماہ میں تھا

③ خود خوش، خورشید جیسے الفاظ میں حرف واو کو تقطیع میں شمار نہیں کیا جاتا۔

④ گلگون، جہان، باندھا جیسے الفاظ میں جب نون کو مخفف پڑھا جائے تو اس  
نون کو تقطیع میں شمار نہ کیا جائے گا۔ جیسے ۔

غضب ہے سرو باندھا اس پری کے قد گلگوں کو

یہ کس شاعر نے ناموزوں کیا مصراع موزوں کو

اسی طرح نون غنہ جیسے ”میں ہیں“ اور نون جمع جیسے ”بھائیوں“

جوانوں“ کو بھی تقطیع میں شمار نہیں کیا جاتا۔

نون کے مذکورہ قواعد جو بیان کئے گئے یہ اس صورت میں ہیں جب

نون مذکورہ مصراع کے درمیان میں واقع ہو اگر یہ درمیان میں نہ ہو تو پھر اس  
میں اختیار ہے باقی رکھیں یا گرا دیں۔

فائدہ : مرزا قنیل نے ”دریائے لطافت“ میں لکھا ہے ”نون غنہ کو تقطیع میں

حذف کرنا اہل عروض کے نزدیک ہے جبکہ اہل قوافی اس کا بطور حرف ساکن  
ہونے کے اعتبار کرتے ہیں“۔

⑤ جب حشو میں دو حرف ساکن آئیں اور ان میں سے ایک نون نہ ہو جیسے تلاش،

معاش، چشم وغیرہ۔ تو اس صورت میں دوسرے ساکن کو تقطیع میں متحرک شمار

کیا جائے گا۔ اور یہ حکم عروض اور ضرب کے علاوہ کے لئے ہے جیسے ۔

پاس رہنے کا بھلا ہم سے بروں کا کیا کام

اب تو غیروں کو سمجھتے ہیں وہ اچھا دل میں



⑥ جب کسی فارسی یا اردو شعر میں تین ساکن پے در پے جمع ہو جائیں تو حشو میں پہلے کو اس کی حالت پر باقی رکھیں گے اور دوسرے کو تقطیع میں حکماً متحرک کر دیں گے اور تیسرے کو گرا دیں گے۔ جیسے غالب کے شعر میں ”دوست“ کا لفظ ۔

دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا  
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا

اس میں سین کو متحرک شمار کیا گیا ہے اور وزن یوں ہوگا: دوس غمخا فاعلاتن۔ جبکہ عروض اور ضرب میں تیسرے کو گرا دیں گے اور پہلے اور دوسرے کو اس کی حالت پر باقی رکھیں گے جیسے ۔

جب تو ہی نہیں تو پھر کہاں زیست؟  
زیست میں تاہ کو گرا دیں گے اور یاء اور سین کو سکون کی حالت پر باقی رکھیں گے۔

⑦ ”کیوں‘ کیا‘ نیولا‘ کیاری‘ اور اسی طرح ”پیارا‘ خیال‘ تیری‘ کی“ وغیرہ الفاظ میں یاء کو گرا دیا جائے گا اور اسی طرح ”کا“ اور ”دیکھا“ وغیرہ کے الف کو بھی گرا دیا جائے گا۔ جیسے ۔

یہ دل گرد الفت کا اک کارواں ہے

⑧ غنچہ لالہ یہ وہ شہ وغیرہ کی ہاء مخفیہ کو تقطیع میں شمار نہیں کیا جاتا۔

⑨ جو ہو کو تو کی واؤ کو تقطیع میں شمار نہیں کیا جاتا۔

⑩ اردو اور فارسی کی حرکت اضافت کو تقطیع میں شمار کیا جاتا جیسے ”مَن شیندا“ کا وزن مفاعیلن اور یہ شعر ۔

دیکھا نہیں ہے مار کو طاؤس مارتے

گیسو پڑا پیچھے دل داغدار کے

**فائدہ عظیمہ:**

اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ اس فن کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہئے یا نہیں۔

امام شععیؒ اور امام زہریؒ نے اشعار کی کتابوں کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے سے منع کیا۔

سعید بن مسیبؒ نے اس کو جائز قرار دیا۔

یہ حکم ان دونوں حضرات کے نزدیک علم عروض کی کتابوں کا بھی

ہے۔

ابن سرور محمد اولیس

۷ جون ۲۰۰۴ء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## الدرس الاول

چونکہ کسی بھی کتاب کو شروع کرنے سے پہلے اس کتاب میں بیان ہونے والے علم کی تعریف، موضوع اور غرض وغیرہ کا جاننا ضروری ہوتا ہے اس لئے یہاں بھی ان چیزوں کو بیان کیا جائے گا۔

علم عروض کی تعریف:

علم عروض وہ علم ہے جس میں اشعار کے اوزان اور ان میں ہونے والے تصرفات کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

علم عروض کا موضوع:

الاشعار العربية من حيث الوزن

”عربی اشعار وزن کی حیثیت سے“۔

علم عروض کی غرض:

شعر اور غیر شعر میں تمیز۔

علم عروض کی وجہ تسمیہ:

مکہ مکرمہ کا ایک نام ”عروض“ ہے چونکہ مصنف کو یہ علم اسی مقام پر القاء ہوا تھا اس لئے اس علم کا نام بھی عروض رکھ دیا گیا یا یہ وجہ ہے کہ عروض کا معنی ہے ”بیانہ“ چونکہ اس علم میں بھی اشعار کے اوزان کو تولا اور مایا جاتا ہے اس لئے اس علم کا نام بھی عروض رکھ دیا گیا۔

## علم عروض کا موجد

علم عروض کا موجد خلیل بن احمد رازی ہیں۔

### واقعہ ایجاد علم عروض:

خلیل بن احمد ایک مرتبہ حج کے لئے مکہ مکرمہ گئے، دوران حج یہ دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے ایسا علم عطا فرما جو تو نے مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہ کیا ہو۔ چنانچہ جب یہ واپس آئے تو انہوں نے ایک دھوبی کو کپڑے دھوتے ہوئے دیکھا اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب دھوپ کپڑے دھوتا ہے تو اس سے ایک خاص قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے اس آواز کے اتار چڑھاؤ سے خلیل بن احمد رازی نے ایک فن ایجاد کیا جس کو ”علم العروض“ کہتے ہیں۔

اس فن میں پچاس (۵۰) سے زائد کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں سے ایک یہ کتاب ”متن الکافی“ بھی ہے۔ (مزید تشریح کے لئے دیکھئے الریاض الناطرة علی محیط الدائرة مؤلفہ الشیخ محمد موسیٰ الروحانی البازنی)

## متن الکافی کے مصنف

متن الکافی کے مصنف کا نام ”احمد بن عباد بن شعیب القناء“ ہے۔

## الدرس الثانی

علم عروض کے شروع میں ”بسم اللہ“ پڑھنے کے بارے میں دو قول ہیں:  
 قول اول: علم عروض کے شروع میں ”بسم اللہ“ پڑھنا درست نہیں ہے۔ اسی لئے مصنف نے بھی اپنی کتاب کی ابتداء ”بسم اللہ“ سے نہیں کی۔  
 قول ثانی: علم عروض میں زیر بحث اشعار حسنہ کی ابتداء میں ”بسم اللہ“ پڑھ سکتے

ہیں جیسے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کا یہ شعر۔

وَ أَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي

وَ أَحْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النَّسَاءُ

خَلِقْتُ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ غَيْبٍ

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا نَشَأُ

الكافي: فِي عِلْمِي الْغُرُوضِ وَالْقَوَا فِي

لِأَحْمَدَ بْنَ عِبَادِ بْنِ شُعَيْبِ الْقَنَاءِ

### الدرس الثالث

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْإِنْعَامِ ، وَالشُّكْرُ لَهُ عَلَى الْإِلْهَامِ ، وَالصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْأَنَامِ ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ

السَّادَةِ الْأَعْلَامِ .

”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کے انعامات پر اور تمام اقسام کا

شکر اسی کے لئے ہے الہام پر اور رحمت کاملہ اور سلامتی نازل ہو ہمارے

سردار حضرت محمد ﷺ پر جو مخلوق میں سب سے بہترین ہیں اور ان

کی آل و اصحاب پر جو بزرگی کے پہاڑ ہیں۔“

### التوضیح

ویسے تو ہر کتاب کی ابتداء میں الفاظ متعلقہ بالخطبہ سے بحث کی جاتی

ہے تاہم یہاں بھی اختصاراً کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

حمد کی تعریف:

حمد باب سَمِعَ سَمِعَ کا مصدر بمعنی تعریف کے مستعمل ہوتا ہے۔

جبکہ اصطلاح میں حمد کہتے ہیں۔

هُوَ الثَّنَاءُ بِالسَّنَنِ عَلَى الْجَمِيلِ الْإِخْتِيَارِي نِعْمَةً كَانَ أَوْ غَيْرَهَا.

”زبان سے کسی اختیاری خوبی پر تعریف کرنا خواہ نعمت کے مقابلے میں ہو یا غیر نعمت کے مقابلے میں (نعمت ہو یا نہ ہو)۔“

لفظ اللہ کی تعریف:

لفظ اللہ باب سَمْعِ سَمِعَ سے بمعنی حیران ہونے کے مستعمل ہوتا ہے اور چونکہ لوگوں کی عقلیں لفظ اللہ کی تحقیق میں حیران ہیں کہ یہ عربی لفظ ہے یا عبرانی اور سریانی، علم ہے یا نہیں وغیرہ؟ اس لئے اس ذات کو ”اللہ“ کہا جاتا ہے۔ اور اصطلاح میں لفظ اللہ کی تعریف یہ ہے:

اللَّهُ عَلَّمَ لِّلذَّاتِ الْوَاجِبِ الْوُجُودِ الْمُسْتَجْمِعِ لِجَمِيعِ الصِّفَاتِ الْكَمَالِ الْمُنَزَّهَةِ عَنِ النِّقْصِ وَالزُّوَالِ.

”اللہ نام ہے اس ذات کا جس کا ہونا ضروری ہے، کمال کی ساری صفات اس میں جمع ہوں، نقص اور زوال کے عیوب سے محفوظ ہو۔“

شکر کی تعریف

تَعْظِيمُ الْمُنْعَمِ عَلَى إِحْسَانِهِ.  
”منعم کے احسان پر اس کی تعظیم کرنا۔“

الہام کی تعریف:

إِقَاءُ الْخَيْرِ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ.

① مزید تفصیل کے لئے بلا حصر ہوج اللہ مولانا شیخ موسیٰ الروحانی اُباری۔

”مؤمن کے دل میں خیر کا ڈال دینا“۔

### صلوٰۃ کی تعریف:

صلوٰۃ کے لغوی معانی بہت سے ہیں زیادہ شامل معنی ”دعاء“ ہے اور اصطلاحی طور پر نسبت کے بدلنے سے معنی بھی بدل جاتا ہے۔ آل اور اصحاب کی تحقیق بھی متعدد مرتبہ ذکر ہو چکی اور گذشتہ الفاظ پر بھی سیر حاصل بحث ہر کتاب کی ابتداء میں کی جاتی ہے اس لئے ہم اپنے قارئین سے زیادہ تفصیلات بیان نہ کرنے پر معذرت خواہ ہیں۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: النهج السہل فی الفروق بین الال والاهل للشیخ موسیٰ)

## الدرس الرابع

وَبَعْدًا! فَهَذَا تَالِيْفٌ كَافِيٌ ، فِي عِلْمِي الْعُرُوضِ وَالْقَوَافِي ، وَاللَّهِ الْمَوْفِقُ ، وَعَلَيْهِ التَّوَكُّلُ ، الْأَوَّلُ فِيهِ مُقَدِّمَةٌ وَبَابَانِ وَخَاتِمَةٌ .

”حمد و صلوة کے بعد! پس یہ ایک کفایت کرنے والی تالیف ہے علم عروض اور علم قوافی میں اور اللہ ہی اس کی توفیق دینے والا ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔ پہلا علم! اس میں ایک مقدمہ دو ابواب اور ایک خاتمہ ہے۔“

## التوضیح

اس عبارت میں لفظ ”بعد“ کی ترکیبی حیثیتوں سے صرف نظر یہ بات مد نظر رہے کہ لفظ ”و بعد“ سے سنت ادا نہیں ہوتی ہے بلکہ ”اما بعد“ کا لفظ مسنون ہے۔ اس لئے بہتہ یہ ہے کہ ابتداء کتاب ”اما بعد“ سے ہونہ کہ ”بعد“ سے۔

## پوری کتاب کا خلاصہ

مصنف نے اس کتاب کو اولاً دو علوم پر تقسیم کیا:

① علم عروض۔

② علم قوافی۔

پھر علم عروض کو ایک مقدمہ دو ابواب اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا، مقدمہ میں اہل عروض کی اصطلاحات ذکر کی ہیں، پہلے باب میں زحاف، علت اور ان کی اقسام بیان کی ہیں، اور دوسرے باب میں بحروں کے نام اور اوزان وغیرہ جمع کئے ہیں، اور خاتمہ میں ابیات کے نام وغیرہ بیان کئے ہیں۔ یوں علم عروض تکمیل پذیر ہوا۔

قبل اس کے کہ ہم علم ثانی یعنی علم قوافی پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس اجمال کی تفصیل بیان کر دیں۔ تو آئیے! مقدمہ میں بیان شدہ اصطلاحات سمجھیں۔

## الدرس الخامس

فَالْمَقْدَمَةُ فِي أَشْيَاءَ لَا بُدَّ مِنْهَا، أَخْرُفُ التَّقْطِيعِ الَّتِي تَتَأَلَّفُ مِنْهَا الْأَجْزَاءُ عَشْرَةٌ يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ لَمَعَتْ سُبُوفُنَا فَالْسَاكِنُ مَا عَرَا عَنِ الْحَرَكَةِ، وَالْمُتَحَرِّكُ مَا لَمْ يَعْرَعْهَا، فَمُتَحَرِّكٌ بَعْدَهُ سَاكِنٌ سَبَبٌ خَفِيفٌ كَقَدَّ، وَمُتَحَرِّكَانِ سَبَبٌ ثَقِيلٌ كَبَيْكُ، وَمُتَحَرِّكَانِ بَعْدَهُمَا سَاكِنٌ وَتَدْمَجُوعٌ كَبِكْمُ، وَمُتَحَرِّكَانِ يَتَيْنُهُمَا سَاكِنٌ وَتَدْمَجُوعٌ كَقَامُ، وَتَلْكَ بَعْدَهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ صُغْرَى كَقَعْلَتُنْ، وَأَرْبَعٌ بَعْدَهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ كُنْبَرَى كَقَعْلَتُنْ،



يَجْمَعُهَا قَوْلُكَ لَمْ أَرَّ عَلَى ظَهْرِ حَبْلِ سَمَكَةٍ.

”پس مقدمہ ان چیزوں کے بیان میں ہے جو ضروری ہیں حروف تقطیع وہ ہیں کہ جن سے مل کر اوزان بنتے ہیں اور وہ دس ہیں جن کو آپ کا یہ قول ”لمعت سیوفنا“ جمع کرتا ہے۔ پس ساکن وہ ہے جو حرکت سے خالی ہو اور متحرک وہ ہے جو حرکت سے خالی نہ ہو پس وہ متحرک جس کے بعد ساکن ہو وہ سب خفیف ہے جیسے قَدْ اور دو متحرک حروف سب ثقیل ہیں جیسے بَكَ اور دو متحرک جن کے بعد ساکن ہو وہ مجموع ہے جیسے بَكْمُ اور دو متحرک جن کے درمیان ساکن ہو وہ مفروق ہے جیسے قَامُ اور تین متحرک جن کے بعد ساکن ہو فاصلہ صغریٰ ہے جیسے فَعَلْتُنْ اور چار متحرک جن کے بعد ساکن ہو فاصلہ کبریٰ ہے جیسے فَعَلْتُنْ ان کو آپ کا یہ قول ”لَمْ أَرَّ عَلَى ظَهْرِ حَبْلِ سَمَكَةٍ“ جمع کرتا ہے۔

### التوضیح

جیسا کہ ماسبق میں عرض کیا جا چکا کہ مقدمہ میں اس فن کی اصطلاحات بیان کی جائیں گی جن کا جاننا اس فن کو سمجھنے کے لئے انتہائی ناگزیر ہے۔ اس لئے ہم اس پر تفصیلی بحث کریں گے۔

جن حروف سے ملکر اشعار کے اوزان بنتے ہیں انہیں حروف تقطیع کہتے ہیں ان کو حروف تقطیع کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر شعر خواہ وہ کسی بھی شاعر کا ہو وہ ان اوزان میں سے ضرور کسی نہ کسی وزن پر ہوگا اور جب ہم شعر پڑھیں گے تو ان اوزان کے ساتھ شعر پڑھنے کو ”شعری تقطیع کرنا“ کہتے ہیں جیسے اس شعر۔

أَبَا مُنْذِرٍ كَانَتْ عُرُوزًا صَجِيفَتِي

وَلَمْ أُعْطِكُمْ بِالطَّوْعِ مَالِي وَلَا عِوَضِي

کو یوں پڑھنا:

أَبَا مَنْ فَعُولُنْ ذِرْكَانَتْ مَفَاعِلُنْ غُرُورًا فَعُولُنْ صَحِيفَتِي مَفَاعِلُنْ  
وَلَمْ أَعْ فَعُولُنْ جَلْمًا بِالطَّوْ مَفَاعِلَيْنِ عِ مَالِي فَعُولُنْ وَلَا عِرْضِي مَفَاعِلَيْنِ  
اس کو ”تقطع“ کہتے ہیں اور یہ حروف کل دس ہیں یعنی اوزان میں جو  
حروف استعمال ہوں گے وہ یہی دس ہوں گے یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی وزن ہو اور وہ  
ان دس حروف سے خالی ہو۔ ان دس حروف کا مجموعہ ”لَمَعَتْ سِيُوفُنَا“ ہے۔

پھر اس علم میں ساکن اسے کہتے ہیں جس پر حرکت نہ ہو اور جس پر  
حرکت ہو اسے متحرک کہتے ہیں۔

اب یہ سمجھئے! کہ اگر حرف متحرک کے بعد ایک حرف ساکن ہو تو اسے  
سبب خفیف کہتے ہیں جیسے قَد، مَن، فَنِي، هُمْ وغیرہ کہ ان میں پہلا حرف متحرک  
ہے اور اس کے بعد حرف ساکن ہے لہذا یہ سبب خفیف ہوگا اور اگر دو حرف  
ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو اسے ”سبب ثقیل“ کہتے ہیں جیسے بَكَ، هَسُو،  
هَيَّ وغیرہ کہ ان میں دو حرف ہیں اور دونوں متحرک ہیں لہذا یہ سبب ثقیل ہوگا۔  
اور اگر کسی لفظ میں تین حرف ہوں تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں پہلے دو متحرک  
اور تیسرا ساکن ہو تو اسے ”وَدَّ مجموع“ کہتے ہیں اور اگر پہلا اور تیسرا متحرک  
اور درمیان والا ساکن ہو تو اسے ”وَدَّ مفروق“ کہتے ہیں۔ اوّل کی مثال  
بِكُمْ، هَمًّا وغیرہ اور ثانی کی مثال قَام، نَام وغیرہ۔

اور اگر چار حرفی کلمہ ہو اور پہلے تین متحرک اور چوتھا ساکن ہو تو اسے  
”فاصلہ صغریٰ“ کہتے ہیں جیسے فَعَلْتُ اور ضَوْبَتُ وغیرہ۔

اور اگر پانچ حرفی کلمہ ہو جن میں سے پہلے چار متحرک اور پانچواں  
ساکن ہو تو اسے ”فاصلہ کبریٰ“ کہتے ہیں جیسے فَعَلْتُنْ وغیرہ۔

حاصلہ کلام یہ کہ کل ۱۸ اصطلاحات ہیں جن کا سمجھنا انتہائی ضروری  
ہے۔ ① ساکن۔ ② متحرک۔ ③ سبب خفیف۔ ④ سبب ثقیل۔ ⑤ وَدَّ مجموع۔

⑥ وَدَّ مفروق۔ ⑦ فاصلہ صغریٰ۔ ⑧ فاصلہ کبریٰ۔

آسانی کے لئے ان اصطلاحات کو ایک جملہ میں جمع کر دیا گیا ہے:

سَمَكَةٌ	جَبَلٌ	ظَهْرٌ	عَلَى	أَرْ	لَمْ
سبب خفیف	سبب ثقیل	و تد مجموع	و تد مفروق	فاصلہ صغریٰ	فاصلہ کبریٰ

فائدہ: علم عروض میں کتابت کا اعتبار نہیں تلفظ کا اعتبار ہوتا ہے۔

## الدرس السادس

وَمِنْهَا تَتَأَلَّفُ التَّفَاعِيلُ وَهِيَ ثَمَانِيَةٌ لَفْظًا ، عَشْرَةٌ حُكْمًا ، اِثْنَانِ  
 حُمَاسِيَّانِ ، وَ ثَمَانِيَةٌ سَبَاعِيَّةٌ ، الْأَصُولُ مِنْهَا : فَعُولُنْ ، مَفَاعِيلُنْ ،  
 مَفَاعِلَتُنْ ، فَاعِ لَاتُنْ ، ذُو الْوَتْدِ وَالْمَفْرُوقِ فِي الْمَضَارِعِ ،  
 وَالْفُرُوعُ : فَاعِلُنْ ، مُسْتَفْعِلُنْ ، فَاعِلَاتُنْ ، مُتَفَاعِلُنْ ، مَفْعُولَاتُ ،  
 مُسْتَفْعِ لُنْ ، ذُو الْوَتْدِ الْمَفْرُوقِ فِي الْخَفِيفِ وَالْمُجْتَثِّ ، وَمِنْهَا  
 تَتَأَلَّفُ الْبُحُورُ .

”اور انہیں سے اوزان مرکب ہوتے ہیں اور وہ آٹھ ہیں لفظاً دس  
 ہیں حکماً، دو پانچ حرفی، آٹھ سات حرفی، ان میں سے اصول یہ ہیں:  
 فَعُولُنْ، مَفَاعِلِينْ، مَفَاعِلَتُنْ، فَاعِ لَاتُنْ، ذُو الْوَتْدِ مَفْرُوقِ  
 وَالْا اور فُرُوعُ یہ ہیں: فَاعِلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ، فَاعِلَاتُنْ، مُتَفَاعِلُنْ،  
 مَفْعُولَاتُ، مُسْتَفْعِ لُنْ، ذُو الْوَتْدِ اور مُجْتَثِّ میں و تد مفروق والا اور  
 انہی سے بحریں مرکب ہوتی ہیں۔“

## التوضیح

اس عبارت میں مصنفؒ یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ ماضی میں جو  
 آٹھ اصطلاحات بیان کی گئی ہیں، انہیں آٹھ اصطلاحات سے اوزان مرکب

ہوتے ہیں۔ یہاں تفاعل سے اوزان مراد ہیں۔

اور یہ اوزان لفظوں کے اعتبار سے آٹھ ہیں اور حکم کے اعتبار سے دس ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ دو اوزان بالکل ایک جیسے ہیں، صرف لکھنے میں فرق ہے، تاہم ان کو الگ الگ شمار کیا ہے، یہی مطلب ہے مصنف کی اس عبارت کا کہ ”وہی ثمانية لفظا، عشرة حکما“۔

ان دس اوزان میں سے دو اوزان ایسے ہیں جن میں پانچ حروف ہیں یعنی ”فَعُولُنْ“ اور ”فَاعِلُنْ“ اور بقیہ آٹھ اوزان سات حرفی ہیں۔

پھر ان دس اوزان میں سے چار اوزان ”اصول“ کہلاتے ہیں اور چھ اوزان ”فروع“ کہلاتے ہیں۔ اصولی اوزان یہ ہیں: فَعُولُنْ، مَفَاعِيلُنْ، مَفَاعِلَتُنْ اور فاع لاتن۔ اور فروعی اوزان یہ ہیں: فاعلن، مستفعلن، فاعلاتن، متفاعلن، مفعولات، مستفعلن۔

فائدہ: اب اصول اور فروع کو سمجھ لیجئے کہ اگر کسی وزن کی ابتداء وتد سے ہو رہی ہو خواہ وہ وتد مجموع ہو یا وتد مفروق تو اسے ”اصل“ کہتے ہیں جیسے ”فَعُولُنْ“ کہ اس میں ”فَعُو“ وتد مجموع ہے اور ”فاع لاتن“ کہ اس میں ”فاع“ وتد مفروق ہے اور جن اوزان کی ابتداء سبب سے ہو رہی ہو خواہ وہ سبب ثقیل ہو یا سبب خفیف تو اسے ”فروع“ کہتے ہیں جیسے ”فاعلن“ کہ اس میں فاع سبب خفیف ہے اور ”متفاعلن“ کہ اس میں ”مُت“ سبب ثقیل ہے۔

یہ بات آپ ملحوظ رکھیں کہ یہ جو مصنف نے ”ذوالوئد المفروق“ کا لفظ استعمال کیا ہے، اس کا تعلق آخری وزن یعنی ”فاع لاتن“ سے ہے جو کہ بحر مضارع میں استعمال ہوا ہے اور یہ بات آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ ”فاع“

وتد مفروق ہے اسی طرح ”مستفع لن“ بحر خفیف اور بحر جحف میں استعمال ہوا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ اس میں ”مُسْت“ وتد مفروق ہے۔  
اور بحریں انہی دس اوزان سے بنتی ہیں ”لامن غیرہ“!

## الدرس السابع

الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي الْقَابِ الرَّحَافِ وَالْعِلَلِ.

پہلا باب زحاف اور علل کے القاب کے بیان میں ہے۔

الرَّحَافُ تَغْيِيرٌ مُخْتَصٌّ بِتَوَانِي الْأَسْبَابِ مُطْلَقًا بِأَلَا لِرُومٍ ، وَلَا يَدْخُلُ الْأَوَّلُ وَالثَّالِثُ وَالسَّادِسُ مِنَ الْجُزْءِ ، فَالْمَفْرُودُ لِمَايَنَةَ :  
الْخَبْنُ حَذْفُ ثَانِي الْجُزْءِ سَاكِنًا ، وَالْإِضْمَارُ إِسْكَانُهُ مُتَحَرِّكًا ،  
وَالْوَقْفُ حَذْفُهُ مُتَحَرِّكًا ، وَالطِّيُّ حَذْفُ رَابِعِهِ سَاكِنًا ، وَالْقَبْضُ  
حَذْفُ خَامِسِهِ سَاكِنًا ، وَالْعَضْبُ إِسْكَانُهُ ، وَالْعَقْلُ حَذْفُهُ  
مُتَحَرِّكًا ، وَالْكَفُّ حَذْفُ سَابِعِهِ سَاكِنًا ، وَالْمُرْدُوخُ أَرْبَعَةٌ :  
الطِّيُّ مَعَ الْخَبْنِ خَبْلٌ ، وَهُوَ مَعَ الْإِضْمَارِ خَزْلٌ ، وَالْكَفُّ مَعَ  
الْخَبْنِ شَكْلٌ ، وَهُوَ مَعَ الْعَضْبِ نَقْصٌ .

”زحاف وہ تبدیلی ہے جو خاص ہو سبب کے دوسرے جزء کے ساتھ مطلقاً بلا لزوم اور یہ نہیں داخل ہوگا سبب کے جزء اول، ثالث اور سادس کے ساتھ پس مفرد کی آٹھ قسمیں ہیں: خبن وہ جزء ثانی ساکن کا حذف کرنا ہے اور اضمار دوسرے جزء متحرک کو ساکن کرنا ہے اور وقف دوسرے جزء متحرک کو حذف کرنا ہے اور طی چوتھے ساکن کو حذف کرنا ہے اور قبض پانچویں ساکن کو حذف کرنا ہے اور عصب پانچویں متحرک کو ساکن کرنا ہے اور عقل پانچویں متحرک کو حذف کرنا

ہے اور کف سا توں ساکن کو حذف کرنا ہے اور مرکب کی چار قسمیں ہیں: طعی، ضمن کے ساتھ ہو تو خبل ہے اور طعی، اضمار کے ساتھ ہو تو خزل ہے اور کف، ضمن کے ساتھ ہو تو شکل ہے اور کف، عصب کے ساتھ ہو تو نقص ہے۔“

### التوضیح

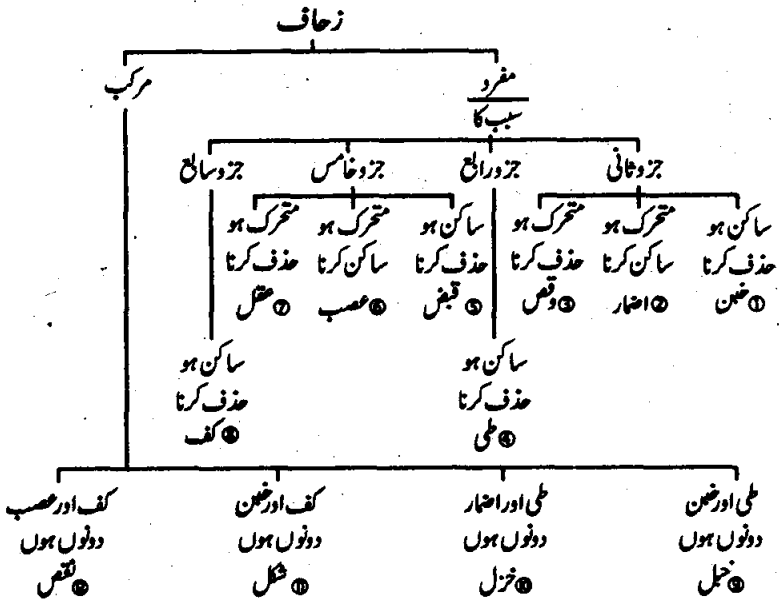
یہ عبارت علم عروض کے انتہائی اہم سبق پر مشتمل ہے جس میں سب سے پہلے زحاف کی تعریف اس کی دو قسمیں اور مزید ان اقسام کی قسمیں ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے زحاف کی تعریف سمجھ لیجئے کہ زحاف ایسی تبدیلی کو کہتے ہیں جو سبب کے دوسرے جزء میں کی جائے مطلقاً (خواہ سبب ثقیل ہو یا سبب خفیف) اور ”بلا لزوم“ (اگر شعر اول کے آخر میں زحاف ہوا ہو تو ضروری نہیں کہ شعر ثانی کے آخر میں بھی زحاف ہو بخلاف علت کے کہ اگر ایک شعر میں علت ہو تو دوسرے شعر میں بھی علت کا ہونا ضروری ہے)۔

**تنبیہ:** اگر یہ تبدیلی سبب میں ہو تو اسے زحاف کہتے ہیں اور اگر وند میں ہو تو اسے علت کہتے ہیں۔

**فائدہ:** ایک شعر میں دو مصرعے ہوتے ہیں پہلے مصرعے کے آخری وزن کو عروض کہتے ہیں اور دوسرے مصرعے کے آخری وزن کو ”ضرب“ کہتے ہیں اور ان سے پہلے اوزان کو ”حشو“ کہتے ہیں۔ نیز تعریف میں ”جو انی الاسباب“ (جزء ثانی میں تبدیلی ہونے کی) قید لگانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سبب کے پہلے جزو میں زحاف نہیں ہو سکتا، اسی طرح تیسرے حرف بھی زحاف نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ وند ہوگا، اسی طرح چھٹے حرف میں بھی زحاف نہیں ہوگا کیونکہ وہ بھی وند ہوگا، معلوم ہوا کہ سبب کے جزء ثانی، جزء رابع اور جزء خامس میں

زحاف ہو سکتا ہے۔

آگے کی عبارت میں زحاف کی دو قسمیں مفرد اور مرکب بیان کی گئی ہیں پھر زحاف مفرد کی آٹھ اقسام اور زحاف مرکب کی چار اقسام ہیں۔ جن کو آپ کے سامنے ایک نقشہ کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔



نوٹ: نمبرات کی ترتیب سے مثالیں حسب ذیل ہیں۔

- ① فاعلن کو فعولن پڑھنا۔ ② متفاعلن کو متفاعلن پڑھنا۔ ③ متفاعلن کو مفاعلن پڑھنا۔ ④ مستفعلن کو مستعلن پڑھنا۔ ⑤ فعولن کو فعول پڑھنا۔ ⑥ مفاعلتن کو مفاعلتن پڑھنا۔ ⑦ مفاعلتن کو مفاعتن پڑھنا۔ ⑧ مستفعلن کو مستفعلن پڑھنا۔ ⑨ مستفعلن کو متعلن پڑھنا۔ ⑩ متفاعلن کو متفعلن پڑھنا۔ ⑪ مستفعلن کو متفع ل پڑھنا۔ ⑫ مفاعلتن کو مفاعلتن پڑھنا۔

## الدرس الثامن

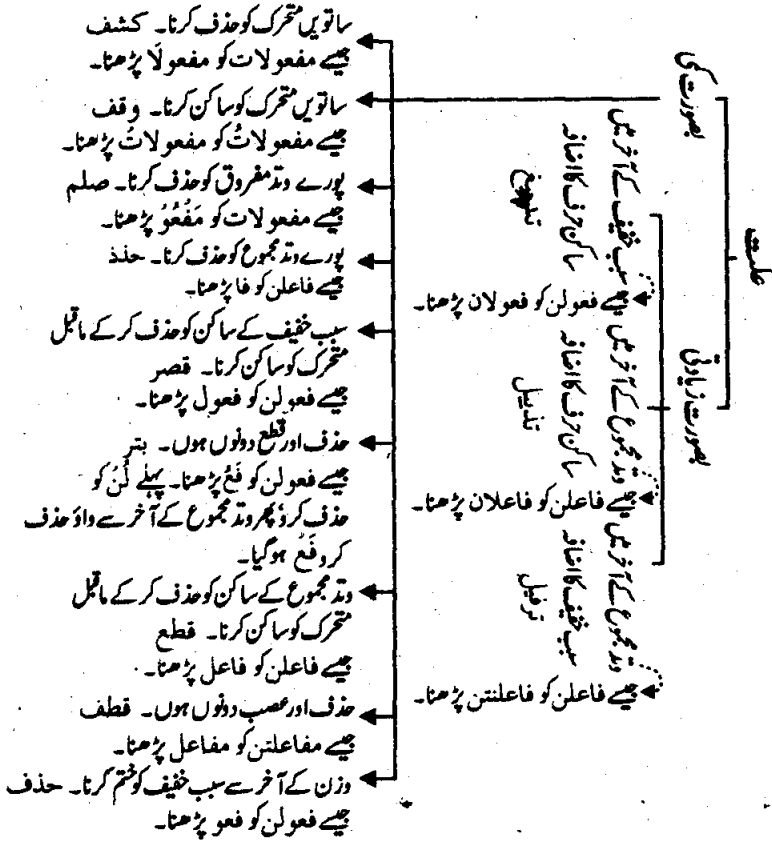
وَالْعِلْلُ زِيَادَةٌ فَرْيَادَةٌ سَبَبٌ خَفِيفٌ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتَدٌ مَجْمُوعٌ تَرْفِيفٌ وَحَرْفٌ سَاكِنٌ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتَدٌ مَجْمُوعٌ تَدْيِيلٌ ، وَ عَلَى مَا آخِرُهُ سَبَبٌ خَفِيفٌ تَسْيِغٌ ، وَ نَقْصٌ : فِدَهَابٌ سَبَبٌ خَفِيفٌ حَذْفٌ ، وَهُوَ مَعَ الْعَصَبِ قَطْفٌ ، وَ حَذْفٌ سَاكِنٍ الْوَتْدُ الْمَجْمُوعُ وَاسْكَانٌ مَا قَبْلَهُ قَطْعٌ ، وَهُوَ مَعَ الْحَذْفِ بَتْرٌ ، وَ حَذْفٌ سَاكِنٍ السَّبَبِ وَاسْكَانٌ مُتَحَرِّكِهِ قَصْرٌ ، وَ حَذْفٌ وَتَدٌ مَجْمُوعٌ حَذْذٌ ، وَ مَفْرُوقٌ صَلَمٌ ، وَاسْكَانٌ السَّابِعِ الْمُتَحَرِّكِ وَقَفٌ ، وَ حَذْفُهُ كَسْفٌ .

”اور علت کبھی بصورت زیادتی ہوتی ہے، پس سبب خفیف کا اضافہ و تد مجموع کے آخر پر ترفیل ہے اور حرف ساکن کا اضافہ و تد مجموع کے آخر پر تدییل ہے۔ اور سبب خفیف کے آخر پر تسبیغ ہے اور کبھی بصورت کمی: پس سبب خفیف کو گرا دینا حذف ہے اور حذف عصب کے ساتھ قطف ہے اور و تد مجموع کے ساکن کو حذف کرنا اور ما قبل کو ساکن کرنا قطع ہے اور قطع حذف کے ساتھ بتر ہے اور سبب کے ساکن کو حذف کرنا اور متحرک کو ساکن کرنا قصر ہے اور و تد مجموع کو حذف کرنا حذذ ہے اور مفروق کو حذف کرنا صلیم ہے اور ساتویں متحرک کو ساکن کرنا وقف ہے اور اس کا حذف کرنا کسف ہے۔“



## التوضیح

اس عبارت میں علت کی دو قسمیں اوزان کی بھی آگے بارہ اقسام ذکر کی گئی ہیں۔ نقشہ ملاحظہ ہو:



امید ہے کہ اس نقشہ کے بعد مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہوگی۔

## الدرس التاسع

الْبَابُ الثَّانِي فِي أَسْمَاءِ الْبُخُورِ وَ أَعَارِضِهَا وَ أَضْرِبِهَا. الْأَوَّلُ  
الطَّوِيلُ : وَ أَجْرَاؤُهُ : فَعُولُنْ ، مَفَاعِيلُنْ ، فَعُولُنْ ، مَفَاعِيلُنْ  
مَرَّتَيْنِ . وَ عَرُوضُهُ وَاحِدَةٌ مَقْبُوضَةٌ ، وَ أَضْرِبُهَا ثَلَاثَةٌ . الْأَوَّلُ  
صَحِيحٌ وَ بَيِّنَةٌ : -

أَبَا مُنْذِرٍ كَانَتْ عَرُورًا صَحِيحَتِي  
وَلَمْ أَهْطِكُمْ بِالطَّوْعِ مَالِي وَلَا عِرْضِي

الثَّانِي مِثْلُهَا وَ بَيِّنَةٌ : -

سَتُبِدِي لَكَ الْآيَامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا  
وَيَسَاتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ

الثَّلَاثُ مَخْدُوفٌ وَ بَيِّنَةٌ : -

أَقِيمُوا بَنِي النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُورَكُمْ  
وَ الْأَتَقِيمُوا صَاحِبِينَ الرَّءِ وَسَا

”دوسرا باب بحروں کے ناموں، ان کی عروض اور ضربوں کے بیان میں ہے۔ پہلی بحر طویل ہے: اور اس کے اجزاء فَعُولُنْ، مَفَاعِيلُنْ، فَعُولُنْ، مَفَاعِيلُنْ دو مرتبہ ہیں۔ اور اس کی عروض ایک ہے یعنی مقبوضہ اور اس کی ضربیں تین ہیں: پہلی ضرب صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -

اے ابو منذر! تمہارے لئے لوٹ ڈالنا میرا  
عہد تھا اور میں نے تمہیں اپنی مرضی سے نہ  
اپنا مال دیا اور نہ اپنی عزت۔

دوسری ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعریہ ہے: س  
 بیترجعتا: عنقریب زمانہ تیرے سامنے وہ خبریں ظاہر  
 کرے گا جن سے تو ناواقف تھا اور تیرے  
 پاس وہ شخص خبریں لائے گا جس کو تو نے  
 زادراہ نہیں دیا۔

تیسری ضرب محذوف ہے اور اس کا شعریہ ہے: س  
 بیترجعتا: اے بنو نعمان! ہمارے آگے سے سینے ہٹالو  
 ورنہ تم ذلت کے ساتھ سر جھکائے کھڑے  
 ہو گے۔

### التوضیح

بجہ تعالیٰ باب اول مکمل ہوا اور باب ثانی شروع ہوا، یہاں چند  
 باتیں ہمیشہ مد نظر رہنی چاہئیں ورنہ مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

① باب اول کی کل اصطلاحات ازبر ہوں ورنہ باب ثانی اوپر سے گزر  
 جائے گا کیونکہ باب اول میں قواعد ہیں اور باب ثانی میں ان قواعد کا  
 اجراء ہے۔

② مجزوں کے ناموں میں معانی اور وجہ تسمیہ کے درپے ہم نہیں ہوں گے اس  
 لئے کہ اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں۔

③ عروض کا لفظ مؤنث ہے اسی لئے ضمیر مؤنث کی ہوگی اور ضرب کا لفظ مذکر  
 ہے۔ لہذا اس کے لئے ضمیر بھی مذکر کی ہوگی۔

④ بحر شعر کے وزن کو کہتے ہیں اور کل بحرین ۱۶ ہیں جن کی تفصیلات  
 عنقریب آ رہی ہیں:

## 5 صحیح کی تعریف:

جس میں زحاف اور علل نہ چلتا ہو۔

اب یہ سمجھئے! کہ پہلی بحر کا نام بحر طویل ہے جس کا وزن فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن دوسرے ہے یعنی ایک مصرعہ میں یہ چاروں اوزان ہوں گے پھر دوسرے مصرعے میں بھی یہی چاروں اوزان ہوں گے۔ بحر طویل کی عروض صرف ایک ہے اور وہ ایسی ہے جس میں قبض ہوا ہو۔ یعنی سبب کا جزو خاص ساکن ہو تو اس کو حذف کرنا اور بحر طویل کی ضربیں تین ہیں، پہلی ضرب صحیح ہے دوسری ضرب مقبوضہ ہے اور تیسری ضرب محذوفہ ہے اور عروض تین ضربوں میں مقبوضہ ہی رہے گی۔

آئیے! ترتیب وار اشعار اور ان کی تقطیع ملاحظہ کریں:

- أَبَا مَنْ فَعُولُنْ ذِرْكَانَتْ مَفَاعِيلُنْ غُرُورًا فَعُولُنْ صَحِيفَتِي مَفَاعِيلُنْ  
وَلَمْ أَعِ فَعُولُنْ طِكْمَ بِالطَّوْ مَفَاعِيلُنْ عَ مَالِي فَعُولُنْ وَلَا عِرْضِي مَفَاعِيلُنْ  
- سَتْبِدِي فَعُولُنْ لَكَ الْآيَا مَفَاعِيلُنْ مُمْ مَائِنُ فَعُولُنْ تَ جَاهِلًا مَفَاعِيلُنْ  
وَيَاتِي فَعُولُنْ كَ بِالْأَخْبَا مَفَاعِيلُنْ رَمَنْ لِمُ فَعُولُنْ تَزُودُ مَفَاعِيلُنْ  
- أَقِيمُوا فَعُولُنْ بَيْنِي النُّعْمَا مَفَاعِيلُنْ نِ عَنَا فَعُولُنْ صُدُورُكُمْ مَفَاعِيلُنْ  
وَالْأَفْعُولُنْ تُقِيمُوا صَا مَفَاعِيلُنْ غَيْرِنِ الزَّ فَعُولُنْ رَاءُ وَسَا مَفَاعِيلُنْ  
اب آپ دیکھیں! کہ پہلے شعر کے پہلے مصرعے کا آخری لفظ "صحیفتی" مقبوضہ ہے اور دوسرے مصرعے کا آخری لفظ "ولا عرضی" صحیح ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر کے پہلے مصرعے کا آخری لفظ "ت جاہلا" بھی مقبوضہ ہے اور دوسرے مصرعے کا آخری لفظ "تزود" بھی مقبوضہ ہے اسی طرح تیسرے شعر کا پہلا مصرعہ آخر سے مقبوضہ ہے یعنی "صدورکم" اور دوسرے مصرعے کا آخری لفظ "راء وسا" محذوفہ ہے۔

## الدرس العاشر

الثاني المديد، وأجزأوه: فاعلاتن، فاعلن أربع مرات  
مجزؤ وجوباً وأما بضه ثلاثة، وأضربه ستة، الأولى صحيحة،  
وضربها مثلها وبيتة: -

يالكبر أنشروا إلى كلبنا يالكبر أين أين الفراز  
الثانية مخدوفة، وأضربها ثلاثة، الأول مقصور وبيتة: -

لايغرن امرأة عيشة كل عيش صائر للزوال  
الثاني مثلها وبيتة: -

اعلموا أني لكم حافظ شاهد ما كنت أو غائباً  
الثالث أنتر وبيتة: -

إنما الذلفاء ياقونة أخرجت من كيس دهقان  
الثالثة مخدوفة مخبونة ولها ضربان الأول مثلها وبيتة: -

للفتى عقل يعيش به حيث تهدي ساقه قدمه  
الثاني أنتر وبيتة: -

رَبِّ نَارِبَتْ أَرْمَقُهَا تَفْضُمُ الْهِنْدِيَّ وَالْعَارَا  
”دوسری بحر مدید ہے اور اس کے اجزاء یہ ہیں: فاعلاتن، فاعلن  
چار مرتبہ وجوبی طور پر مجرود ہے اور اس کی عروض تین ہیں، اور اس کی  
ضربیں چھ ہیں، پہلی عروض صحیحہ ہے اور اس کی ضرب بھی صحیح ہے اور  
اس کا شعر یہ ہے: -

بیت صحیحہ: اے آل بکر! میرے لئے کلیب کو زندہ کر دے

آل بکر! آج بھاگنے کا موقع نہیں ہے۔

اور دوسری عروض مخدوفہ ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں، پہلی ضرب

مقصودہ ہے اور اس کا شعریہ ہے: -

کسی شخص کو اس کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے کہ  
ہر زندگی ختم ہونے والی ہے۔

دوسری ضرب عروض کی طرح محذوفہ ہے اور اس کا شعریہ ہے: -

جان لو! کہ میں تمہارا محافظ ہوں، خواہ میں موجود  
ہوں یا غائب۔

تیسری ضرب ابتر ہے اور اس کا شعریہ ہے: -

بیشک ذلفاء محبوبہ یا قوت کی طرح ہے جو تاجر کے  
تھیلے سے نکالا گیا ہو۔

اور تیسری عروض محذوفہ مخبونہ ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں، پہلی ضرب

عروض کی طرح محذوفہ مخبونہ ہے اور اس کا شعریہ ہے: -

جو ان آدمی کے لئے عقل ہے جس کے ذریعے وہ  
زندگی گزارتا ہے جہاں بھی اس کے قدم اس کی  
پنڈلی کو راستہ دکھائیں۔

اور دوسری ضرب ابتر ہے اور اس کا شعریہ ہے: -

بہت سی آگ ہیں جنہیں میں رات بھر دیکھتا رہا جو  
جلارہی تھی ہندی لکڑی اور خوشبودار گھاس کو۔

### التوضیح

دوسری بحر کا نام مدید ہے جس کا وزن ”فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن“

فاعلن“ دو مرتبہ ہے لیکن اس میں یہ ضروری ہے کہ ہر مصرعے کے آخر سے  
پورے ایک وزن یعنی ”فاعلن“ کو حذف کر دیا جائے یہی مطلب ہے مصنف کی

اس عبارت ”مجز و وجوبا“ کا۔



## الدرس الحادي عشر

الثَّالِثُ التَّبْسِيطُ ، وَأَخْرَجَ آوَةَ : مُسْتَفْعَلُنِ ، فَاعْلَنَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، وَ  
أَعَارِيضُهُ ثَلَاثَةٌ ، وَأَضْرُبُهُ سِتَّةٌ ، الْأُولَى مَخْبُونَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ ،  
الْأَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ : -

يَا حَارِلَا أَرْمِينِ مِنْكُمْ بِدَاهِيَةٍ لِمَ يَلْقَاهَا سُوقَةٌ قَبْلِي وَلَا مَلِكٌ  
الثَّانِي مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ : -

قَدْ أَشْهَدَ الْغَارَةَ الشَّعْوَاءَ تَحْمِلُنِي جِرْدَاءَ مَعْرُوفَةَ اللَّحْيَيْنِ سَرْحُوبِ  
الثَّانِيَةِ مَجْرُوءَةٌ صَحِيحَةٌ ، وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةٌ ، الْأَوَّلُ مَجْرُوءٌ مِثْلُهَا وَ  
بَيْتُهُ : -

إِنَّا ذُومْنَا عَلَى مَا حَبَلْتِ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ تَمِيمٍ  
الثَّانِي مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ : -

مَادَا وَقُوفِي عَلَى رَنْجِ عَفَا مُخْلَوْلِي دَارِسٍ مُسْتَعْجِمِ  
الثَّالِثُ مَجْرُوءٌ مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ : -

سِيرُوا مَعَا إِنَّمَا مَبْعَادُكُمْ يَوْمَ الثَّلَاثَا بَبَطْنِ الْوَادِي  
الثَّانِيَةِ مَجْرُوءَةٌ مَقْطُوعَةٌ ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَبَيْتُهُ : -

مَا هَيْجَ الشُّوقِ مِنْ أَطْلَالِ أَضْحَتْ قَفَارًا كَوَحِي الْوَاغِي  
”تیسری بحر بسط ہے اس کا وزن یہ ہے مستفعلن ، فاعلن چار  
مرتبہ۔ اس کی عروض تین ہیں اور اس کی ضربیں چھ ہیں پہلی عروض  
مخبونہ ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں۔ پہلی ضرب عروض کی طرح مخبونہ  
ہے اور اس کا شعر یہ ہے : -



ترجمہ: اے بنو حارث تمہاری طرف سے میرے مویشیوں کو مصیبت نہ پہنچے میرے مویشیوں کو آج سے پہلے کسی بادشاہ اور رعایا نے نہیں لیا۔

دوسری ضرب مقطوعہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔  
ترجمہ: میں نے ہولناک و خطرناک جنگوں میں حصہ لیا اس حال میں کہ مجھے کم بالوں والا سبک منہ والا اور متناسب الاعضاء گھوڑا اٹھائے ہوئے تھا۔

دوسری عروض مجزوءہ صحیحہ ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں پہلی ضرب مجز و ذال ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔  
ترجمہ: جو دھوکہ قبیلہ سعد بن زید اور عمرو بن تمیم نے ہمیں دیا اس پر ہم نے ان کی مذمت کی۔

دوسری ضرب عروض کی طرح مجزوءہ صحیحہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔  
ترجمہ: میرا اس جگہ کھڑا ہونا اس وجہ سے نہیں کہ یہاں کے گھر گر گئے ہیں زمین سے مل گئے ہیں اور گونگے ہو گئے ہیں۔

تیسری ضرب مجز و مقطوعہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔  
ترجمہ: ساتھ ساتھ چلو بیشک تم سے قتال کا مقررہ وقت لطن الوادی میں منگل کا دن تھا۔

تیسری عروض مجزوءہ مقطوعہ ہے اور اس کی ضرب بھی اس کی طرح مجزوءہ مقطوعہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔  
ترجمہ: ان ٹیلوں نے اشتیاق پیدا کیا جو چٹیل میدان بن گئے اور کتابت کے لفظوں کی طرح پوشیدہ ہو

گئے۔“

## التوضیح

تیسری بحر کا نام بحر بسیط ہے جس کا وزن ”مستفعلن، فاعلن“ مستفعلن، فاعلن“ دو مرتبہ ہے۔

**تنبیہ:** یہاں یہ بات مد نظر رہے کہ ایک ہی بحر میں بعض دفعہ اوزان پورے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ مجز و ہوتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ پوری بحر کے اجزاء تام ہوں یا پوری بحر مجز و ہو۔ اور یہ بات بھی ذہن میں رکھ لیں کہ قبل ازیں میرا طریقہ یہ رہا ہے کہ عبارت لکھ کر اس کا ترجمہ مع اشعار تحریر کر دیا ہے لیکن اس میں کچھ طوالت محسوس ہو رہی ہے جو اگرچہ حشو و تطویل میں داخل نہیں بلکہ انشاء اللہ اطناب ہی میں داخل ہوگی تاہم بہتر یہ محسوس ہو رہا ہے کہ عبارت میں جو اشعار لکھے جائیں تو وہ تقطیع کے ساتھ لکھے جائیں دوبارہ الگ طور پر ان کی تقطیع نہ کی جائے۔

البتہ بحر بسیط کے اشعار کی تقطیع آپ علیحدہ طور پر ملاحظہ فرمائیں اور آئندہ کے لئے درج بالا طریقہ ذہن میں رکھیں۔



## اشعار کی تقطیع

- یا حارلاً مُسْتَفْعِلُنْ أَرْمَيْنْ فاعِلُنْ مِنْكُمْ بَدَأَ مُسْتَفْعِلُنْ هَبِیْ فَعِلُنْ [عروض خمیوند  
لَمْ یَلْقَهَا مُسْتَفْعِلُنْ سَوْفَةَ فاعِلُنْ قَبْلِیْ وَلَا مُسْتَفْعِلُنْ مَلَکْ فَعِلُنْ [عروض خمیوند  
ضرب مقلوب]
- قَدْ أَشْهَدُ اَلْ مُسْتَفْعِلُنْ غَاةَ الشَّ فاعِلُنْ هَمَّوْا تَعَّ مُسْتَفْعِلُنْ وَلِیْ فَعِلُنْ [عروض خمیوند  
جَزْدَاةً مَعَ مُسْتَفْعِلُنْ رُوْفَةَ اَلْ فاعِلُنْ یَحْنِیْنِ سَمَّ مُسْتَفْعِلُنْ حُوْبُ فاعِلْ [عروض مقلوب  
ضرب مقلوب]
- اِنَّا دَوْمٌ مُسْتَفْعِلُنْ نَاعِلِیْ فاعِلُنْ مَا حَيَّا تَ مُسْتَفْعِلُنْ [عروض مجرور مجرور  
سَعْدُ بِنِ زَیْ مُسْتَفْعِلُنْ دَوْعَمُ فاعِلُنْ رَا بِنِ تَهْنِمُ مُسْتَفْعِلَانْ [عروض مجرور  
ضرب مجرور]
- مَاذَا وُقُوْهُ مُسْتَفْعِلُنْ فِیْ عَلِیْ فاعِلُنْ زَبَعَ عَمَّا مُسْتَفْعِلُنْ [عروض مجرور  
مُخَلَّوْتِیْ مُسْتَفْعِلُنْ دَارِیْ فاعِلُنْ مُسْتَفْعِمُ مُسْتَفْعِلُنْ [عروض مجرور  
ضرب مجرور]
- بَسْبَرُوْا مَعَا مُسْتَفْعِلُنْ اِنَّمَا فاعِلُنْ وَیَعَاذُكُمْ مُسْتَفْعِلُنْ [عروض مجرور  
یَوْمَ التَّلَا مُسْتَفْعِلُنْ کَا بَبِطُ فاعِلُنْ نِ الوَادِیْ مُسْتَفْعِلُنْ [عروض مجرور  
ضرب مجرور]
- مَا هَبِیْجِ الشَّ مُسْتَفْعِلُنْ شَوْقٌ مِنْ فاعِلُنْ اَطْلَالَ مُسْتَفْعِلُنْ [عروض مجرور  
اَضْحَكْتُ قَمَّا مُسْتَفْعِلُنْ رَا کَوْخُ فاعِلُنْ یِ الوَاحِیْ مُسْتَفْعِلُنْ [عروض مجرور  
ضرب مجرور]

۱۔ نڈال ماخوذ ہے تذبذیل سے یعنی جس میں تذبذیل ہوئی ہو۔

## الدرس الثانی عشر

الرَّابِعُ الْوَافِرُ، وَآخِرُ آوُهُ: مُفَاعَلْتُنِ سِتِّ مَرَّاتٍ، وَلَهُ عُرُوضَانِ،  
 وَثَلَاثَةُ أَضْرِبٍ: الْأُولَى مَقْطُوعَةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ: -  
 لِنَاعِنَمُ مُفَاعَلْتُنِ نُسُوفُهَا مُفَاعَلْتُنِ غَزَارُ مُفَاعَلِ  
 كَانَ قُرُومُ مُفَاعَلْتُنِ نَ جَلَّتْهَا اِلْ مُفَاعَلْتُنِ عِصَى مُفَاعَلِ  
 الثَّانِيَةُ مَجْرُوءَةٌ صَحِيحَةٌ، وَلَهَا ضَرْبَانِ، الْأَوَّلُ مِثْلُهَا، وَبَيْتُهُ: -  
 لَقَدْ عَلِمْتُ مُفَاعَلْتُنِ رَبِيعَةَ أَنْ مُفَاعَلْتُنِ  
 نَ حَبْلِكَ وَامْفَاعَلْتُنِ هُنَّ خَلْقُ مُفَاعَلْتُنِ  
 الثَّانِي مَجْرُوءٌ مَعْصُوبٌ وَبَيْتُهُ: -

أَعَابَتْهَا مُفَاعَلْتُنِ وَامْرُهَا مُفَاعَلْتُنِ  
 فَتَغْضَبُنِي مُفَاعَلْتُنِ وَتَغْصِنُنِي مُفَاعَلْتُنِ  
 ”چوتھی بحر وافر ہے‘ جس کا وزن چھ مرتبہ مفاعلتن ہے‘ اس کی دو  
 عروض ہیں۔ اور تین ضربیں ہیں۔ پہلی عروض میں قطف ہوا ہے‘ اور  
 اس کی ضرب میں بھی قطف ہوگا اور اس کا شعر یہ ہے: -

تَرْجَمَةٌ: ہمارے پاس بہت سے جانور ہیں جنہیں ہم  
 ہنکاتے اور چراتے ہیں‘ ان میں سے اکثر کے  
 سینگ لاشیوں کی طرح لمبے ہیں۔

دوسری عروض مجرودہ صحیحہ ہے‘ اس کی دو ضربیں ہیں‘ پہلی ضرب عروض  
 کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -

تَرْجَمَةٌ: یقیناً قبیلہ ربیعہ نے جان لیا ہے کہ تمہارے معاہدہ  
 کی رسی کمزور اور پرانی ہے۔

دوسری ضرب مجرؤہ ہے جس میں عصب ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے :  
 بِشْرَجَةٍ : میں اس کی نافرمانی پر اسے عتاب کرتا ہوں اور  
 اسے حکم دیتا ہوں تو وہ مجھے غصہ دلاتی ہے اور میری  
 نافرمانی کرتی ہے۔

### التوضیح

چوتھی بحر کا نام بحر وافر ہے جس کا وزن ایک مصرعہ میں تین مرتبہ  
 مفاعلتن ہے۔

فائدہ : تمام بحر میں یہ قانون مد نظر رہے کہ وزن کے الفاظ پورے ہونا  
 ضروری ہیں اور یہ کہ شعر میں وزن کے متحرک کی جگہ متحرک اور ساکن کی جگہ  
 ساکن حرف استعمال ہو ورنہ شعر صحیح نہ ہوگا یہ ضروری نہیں کہ مضموم کی جگہ مضموم  
 ہی ہو بلکہ اگر مضموم کی جگہ منصوب بھی ہوگا تو کافی ہے۔

### الدرس الثالث عشر

الْخَامِسُ الْكَامِلُ ، وَاجْزَاؤُهُ مُتَفَاعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَاعَارِيضُهُ  
 ثَلَاثَةٌ ، وَاضْرُبُهُ تِسْعَةٌ : الْأُولَى تَامَةٌ ، وَاضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ ، الْأَوَّلُ  
 مِثْلُهَا وَبَيِّنَةٌ : -

وَإِذَا صَحَّوْا مُتَفَاعِلُنْ ثَ فَمَا أَقْصَى مُتَفَاعِلُنْ صِرْعُنْ نَدَى مُتَفَاعِلُنْ  
 وَكَمَا عَلِمَ مُتَفَاعِلُنْ بَ شَمَائِلِي مُتَفَاعِلُنْ وَتَكْرُومِي مُتَفَاعِلُنْ

الْثَّانِي مَقْطُوعٌ وَبَيِّنَةٌ : -

وَإِذَا دَعَوْا مُتَفَاعِلُنْ نَكَ عَمَّهْنِ مُتَفَاعِلُنْ نَ فَإِنَّهُ مُتَفَاعِلُنْ  
 نَسْبُ بِي مُتَفَاعِلُنْ ذَكَ عِنْدَهْنِ مُتَفَاعِلُنْ نَ خِبَالًا مُتَفَاعِلُنْ

الثالث أخذ مضمر وبيته :-

لَمَنِ الدِّيَا مُتَّفَاعِلُنْ رُبْرَا مَتَى مُتَّفَاعِلُنْ نِ فَتَاقِلِ مُتَّفَاعِلُنْ  
دُرِسَتْ وَعَى مُتَّفَاعِلُنْ يَرَايَهَا اَلِ مُتَّفَاعِلُنْ فَطَرُ مُتَّفَا  
الثانية حداءً، ولها ضربان الأول مثلها وبيته :-

دَمَنْ عَفَتْ مُتَّفَاعِلُنْ وَمَخَامَعَا مُتَّفَاعِلُنْ لِمَهَا مُتَّفَا  
هَطَلُ أَحْشِ مُتَّفَاعِلُنْ شِ وَبَارِحُ مُتَّفَاعِلُنْ تَرَبُ مُتَّفَا  
الثاني أخذ مضمر وبيته :-

وَلَا نَتْ أَشِ مُتَّفَاعِلُنْ جَعُ مِنْ أَسَا مُتَّفَاعِلُنْ مَهْ إِذْ مُتَّفَا  
دُعِيَتْ نَرَا مُتَّفَاعِلُنْ لِي وَلَجَّ فِي الدُّمُتَّفَاعِلُنْ دُغْرُ مُتَّفَا  
الثالثة مجزوءة صحيحة، وأضرئها أربعة، الأول مجزوء مرفل و  
بيته :-

وَلَقَدْ سَبَقَ مُتَّفَاعِلُنْ تَهْمُوا اِلَى مُتَّفَاعِلُنْ  
يَ فِلِمِ نَزَعِ مُتَّفَاعِلُنْ تِ وَأَنْتَ آخِرُ مُتَّفَاعِلُنْ تِنِ  
الثاني مجزوء مذال وبيته :-

جَدَتْ يَكُومُتَّفَاعِلُنْ نِ مُقَامَهُ مُتَّفَاعِلُنْ  
أَبْدَا بِمُخِ مُتَّفَاعِلُنْ تَلِفِ الرِّيَاخِ مُتَّفَاعِلُنْ  
الثالث مثلها وبيته :-

وَإِذَا افْتَقَرُ مُتَّفَاعِلُنْ تِ فَلَا تَكُنْ مُتَّفَاعِلُنْ  
مَتَجَشَّعَا مُتَّفَاعِلُنْ وَتَحَمَّلْ مُتَّفَاعِلُنْ  
الرابع مجزوء مقطوع وبيته :-

وَإِذَا هُمُومُتَّفَاعِلُنْ ذَكُرُوا اِلِيسَا مُتَّفَاعِلُنْ  
هْ أَكْثَرُوا اِلِ مُتَّفَاعِلُنْ حَسَنَاتِ مُتَّفَاعِلُنْ

”پانچوں بحر کامل ہے اور اس کا وزن متفاعلن ہے چھ مرتبہ اس کی عروض تین ہیں اور ضربیں ۹ ہیں؛ پہلی عروض تامہ ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں؛ پہلی ضرب عروض کی طرح تام ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔

تیز چہتا: اور جبکہ میں نشہ سے ہوش میں آ گیا ہوں تو سخاوت  
میں کوتاہی نہ کروں گا جیسا کہ میری عمدہ عادات و  
خصائل اور فیاضی کو تو جانتی ہے۔

دوسری ضرب مقطوع ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔  
تیز چہتا: اور جب عورتوں نے تجھے چچا کہہ کر پکارا تو یہ ایک  
ایسی نسبت ہے جس نے تیری حقارت میں اور  
اضافہ کر دیا۔

تیسری ضرب میں حذف اور اضمار ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔  
تیز چہتا: رامہ اور عاقل کے درمیان کے گھروں کا کون  
ضامن ہے جو تباہ ہو گئے اور ان کی نشانیوں کو بارش  
نے بدل دیا۔

دوسری عروض میں حذف ہوا ہے اس کی دو ضربیں ہیں؛ پہلی ضرب  
عروض کی طرح حذاء ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔  
تیز چہتا: یہ دو مقامات ہیں جو ختم ہو گئے اور ان کے نشانات  
کو تیز بارش اور سخت طوفان نے مٹا دیا۔

دوسری ضرب میں حذف اور اضمار ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔  
تیز چہتا: تو شیر سے زیادہ بہادر ہے جب کہ لڑائی کی آواز  
لگائی جائے اور خطرناک مقامات میں خوب گھسنے  
والا ہے۔

- تیسری عروض مجزوء صحیحہ ہے اس کی چار ضربیں ہیں۔ پہلی ضرب مجزوء ہے جس میں تریل ہوئی ہو اور اس کا شعریہ ہے:
- ترجیحاً: اور تو ان جنگبوں سے پہلے میری طرف آیا تو لڑائی کے وقت سے پیچھے ہو کر کیوں ہٹ گیا؟
- دوسری ضرب مجزوء ہے جس میں تریل ہوئی ہو اس کا شعریہ ہے:
- ترجیحاً: قبر کا ٹھکانہ ایسی جگہ ہوگا جہاں ہوائیں ہمیشہ رخ بدلتی رہیں گی۔
- تیسری ضرب عروض کی طرح مجزوء صحیحہ ہے اور اس کا شعریہ ہے:
- ترجیحاً: جب تو حاجتمند ہو جائے تو لاپٹی نہ بن بلکہ کپڑے پہن کر زینت اختیار کر۔
- چوتھی ضرب مجزوء ہے جس میں قطع ہوا ہو اور اس کا شعریہ ہے:
- ترجیحاً: اور جب انہوں نے برائی کا ذکر کیا تو انہوں نے اچھائیاں زیادہ کیں۔

## التوضیح

پانچویں بحر کا نام بحر کامل ہے جس کا وزن ایک مصرعے میں تین مرتبہ "مفاعیلن" ہے۔

تام کی تعریف:

بیت تام اس بیت کو کہتے ہیں جس کے اوزان بھی کامل ہوں اور جس کے عروض اور ضرب میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو۔

## الدرس الرابع عشر

السَّادِسُ الْهَزْجُ ، وَ أَحْزَاؤُهُ مَفَاعِيلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ مَجْزُوءٌ وَجُونَا



وَعُرُوضُهُ وَاجِدَةٌ صَحِيحَةٌ، وَلَهَا ضَرْبَانِ: الْأَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ: -  
عَفَا مِنْ آ مَفَاعِيلُنْ ل لَيْلَى السَّهْمِ مَفَاعِيلُنْ  
بُ فَا لِأَمَلَا مَفَاعِيلُنْ جُ فَا لَعَمْرُ مَفَاعِيلُنْ  
الثَّانِي مَحْدُوفٌ وَبَيْتُهُ: -

وَمَا ظَهَرِي مَفَاعِيلُنْ لِبَاغِ الْجَنِيِّ مَفَاعِيلُنْ  
م بِالظَّهْرِ الذَّمِّ مَفَاعِيلُنْ ذُلُولٌ مَفَاعِي  
”چھٹی بحر کا نام ہزج ہے جس کا وزن یہ ہے ”مفاعیلن“ چھ مرتبہ  
اور یہ مجز و ہونا ضروری ہے۔ اور اس کی عروض صرف ایک ہے یعنی  
صحیحہ اور اس کی دو ضربیں ہیں پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس  
کا شعر یہ ہے: -

تَرْجَمَاتُ: آلِ لَيْلَى كَ مَقَامَاتِ سَهْبٍ مَلَا حِ أَوْ عَمْرُ مِثْ كُنَّ -

دوسری ضرب محذوفہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -

تَرْجَمَاتُ: مَجْهٍ پَر ظَلَمِ كَا ارَادَه كَرْنِ وَالْوَلِ كَلَّ لَيْلَى جَهْ كَا هُوَا  
نہیں ہوں“ -

## الدرس الخامس عشر

السَّابِعُ الرَّجْرُ، وَاجْزَأُوهُ مُسْتَفْعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ، وَأَعَارِيضُهُ  
أَرْبَعَةٌ، وَأَضْرِبُهُ خَمْسَةٌ: الْأَوَّلَى تَامَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ: الْأَوَّلُ مِثْلُهَا  
وَبَيْتُهُ: -

دَارُ لَيْلَى مُسْتَفْعِلُنْ مِي إِذْ سَلَى مُسْتَفْعِلُنْ مِي جَارَةٌ مُسْتَفْعِلُنْ

فَقَرَأْتُ مِي مُسْتَفْعِلُنْ آيَاتُهَا مُسْتَفْعِلُنْ مِثْلُ الرُّبْرِ مُسْتَفْعِلُنْ

الثَّانِي مَقْطُوعٌ وَبَيْتُهُ: -

الْقَلْبُ مِنْ مُسْتَفْعِلُنْ هَا مُسْتَرِي مُسْتَفْعِلُنْ ح سَالِمٌ مُسْتَفْعِلُنْ  
وَالْقَلْبُ مِنْ مُسْتَفْعِلُنْ نِي جَاهِدْ مُسْتَفْعِلُنْ مَجْهُودٌ مُسْتَفْعِلُ  
الثَّانِيَةُ مَجْزُوءَةٌ صَحِيحَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ : -

قَدْ هَاجَ قَلُّ مُسْتَفْعِلُنْ بِي مَنْزِلٍ مُسْتَفْعِلُنْ  
مَنْ أُمَّ عَمِّ مُسْتَفْعِلُنْ رِ مُقْفِرٌ مُسْتَفْعِلُنْ  
الثَّالِثَةُ مَشْطُورَةٌ ، وَهِيَ الضَّرْبُ وَبَيْتُهُ : -

مَا هَاجَ أَخٌ مُسْتَفْعِلُنْ زَانَا وَشَجَّ مُسْتَفْعِلُنْ وَأَقْدَشَجَا مُسْتَفْعِلُنْ  
الرَّابِعَةُ مَنهُوَكَةٌ ، وَهِيَ الضَّرْبُ وَبَيْتُهُ : -

بِالْبِتْنِي مُسْتَفْعِلُنْ فِيهَا جَدَعٌ مُسْتَفْعِلُنْ

”ساتویں بحر جز ہے جس کا وزن چھ مرتبہ ”مستفعلن“ ہے اس کی  
عروض چار ہیں اور ضربیں پانچ ہیں۔ پہلی عروض تامہ ہے اور اس کی  
دو ضربیں ہیں پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے : -  
سَلْمِي كَاغَرِ جَبَكِ سَلْمِي بَرُوسِن تَهِي خَالِي هَيْ اَبِ اس كِي  
نشانیاں کتاب کے حروف کی مانند معلوم ہوتی ہیں۔

دوسری ضرب مقطوع ہے اور اس کا شعر یہ ہے : -

مَجُوبَةُ : مَجُوبَةُ كَا دَلِّ پَرِ سَكُونِ هَيْ اَوْرِ مَحَبَّتِ كِي مَشَقَّتِ سَ  
مَحْفُوظِ هَيْ جَبَكِ مِيرِ اَدَلِّ مَحَبَّتِ كِي مَشَقَّتِ بَرِ اَدَشْتِ كَرِ  
رہا ہے اور تکلیف میں ہے۔

دوسری عروض مجز وہ صحیحہ ہے اور اسکی ضرب بھی اسی کی طرح ہے اور  
اس کا شعر یہ ہے :

مَجُوبَةُ : اَمِ عَمْرُو كِ خَالِي گَهْرِنِ مِيرِ عِ دَلِّ مِیْنِ بِي جَانِ پِي دَا  
کر دیا ہے۔

- تیسری عروض مشطوره ہے اور یہی ضرب بھی ہے اور اس کا شعر یہ ہے :-  
 تترجعت: کس چیز نے غموں کا بیجان پیدا کر دیا ہے۔  
 چوتھی عروض منہوکہ ہے اور یہی ضرب بھی ہے اور اس کا شعر یہ ہے :-  
 تترجعت: کاش! کہ میں اس وقت جوان ہوتا۔

### التوضیح

ساتویں بحر کا نام رجز ہے جس کا وزن ایک مصرع میں تین مرتبہ  
 ”مستفعلن“ ہے۔

#### مشطوره کی تعریف:

وہ بیت جس میں سے اس کے نصف اوزان حذف کر دیئے جائیں  
 مثلاً چھ کا نصف تین ہے لہذا جس شعر میں چھ اوزان کی جگہ تین اوزان استعمال  
 ہوں وہ مشطوره کہلائے گا۔

#### منہوکہ کی تعریف:

وہ بیت جس میں سے دو تہائی اوزان حذف کر دیئے جائیں مثلاً چھ  
 کے دو تہائی چار بنتے ہیں لہذا جس شعر میں چھ کی جگہ دو اوزان استعمال ہوں وہ  
 منہوکہ کہلائے گا۔

### الدرس السادس عشر

النَّامُونَ الرَّمْلُ ، وَاجْزَأُوهُ فَاعِلَاتِنِ سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَلَهُ غُرُوضَانٌ وَ  
 سِتَّةٌ أَضْرِبُ: الْأُولَى مَخْذُوفَةٌ وَأَضْرِبُ: ثَلَاثَةٌ. الْأَوَّلُ تَامٌ وَبَيْتُهُ: -  
 مَثَلُ سَحْقِ الْفَاعِلَاتِنِ بُرْدِ عَفَى فَاعِلَاتِنِ بَعْدَكَ الْفَاعِلَاتِ  
 قَطْرٌ مَعْنَا فَاعِلَاتِنِ هَاوَاتَوَى فَاعِلَاتِنِ بَ الشَّمَالِ فَاعِلَاتِنِ

الثاني مقصور وبيته : -

أبلغ النع فاعلاتن مان عسنى فاعلاتن مالكاً فاعلاً  
أنه قد فاعلاتن طال حبسنى فاعلاتن و انتظار فاعلات

الثالث مثلها وبيته : -

قالت الخن فاعلاتن ساء لماً فاعلاتن جثتها فاعلاً  
شاب بعدي فاعلاتن رأس هذا فاعلاتن و اشتهب فاعلاً  
الثانية مجزوءة صحيحة ، و أضربها ثلاثة : الأول مجزوء مسبق و  
بيته : -

يا حليلى فاعلاتن ي اربنا وس فاعلاتن  
تخبر ارب فاعلاتن عما بعسفان فاعلاتان  
الثانى مثلها وبيته : -

مقبرات فاعلاتن دارسات فاعلاتن  
مثل آيا فاعلاتن ت الرنور فاعلاتن  
الثالث مجزوء مخذوف وبيته : -

مالما قر فاعلاتن رث به العنى فاعلاتن  
نان من ها فاعلاتن ذا ثمن فاعلاً  
”آٹھویں بحر کا نام رث ہے، جس کا وزن چھ مرتبہ ”فاعلاتن“ ہے۔  
اس کی دو عروض ہیں اور چھ ضربیں ہیں۔ پہلی عروض مخذوفہ ہے اور  
اس کی تین ضربیں ہیں، پہلی ضرب تام ہے اور اس کا شعر یہ ہے : -

تیرے بعد اس کے گھر کو بارش اور آندھیوں نے

بوسیدہ چادر کی طرح مٹا دیا۔

دوسری ضرب مقصورہ ہے اور اس کا شعر یہ ہے : -

تیسری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ میری قید  
اور انتظار لمبا ہو گیا۔

تیسری ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -  
تیسری ضرب عروض: جب میں خنساء کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ  
میرے بعد اس شخص کا سر بوڑھا سا ہو گیا ہے اور  
سفیدی غالب آگئی ہے۔

دوسری عروض مجزوه صحیحہ ہے اس کی تین ضربیں ہیں پہلی ضرب مجزوه  
ہے جس میں تسبیح ہوئی ہو اور اس کا شعر یہ ہے:

تیسری ضرب عروض: اے میرے دوستو ٹھہرو اور انتظار کرو اور مقام  
عسکان کے لوگوں کی خبر حاصل کرو۔

دوسری ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -  
تیسری ضرب عروض: گھر خالی اور تباہ حال ہیں جیسے کتاب کے مٹے  
ہوئے نشانات۔

تیسری ضرب مجزوه محذوف ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -  
تیسری ضرب عروض: یہ وہ قیمت نہیں جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

## الدرس السابع عشر

التَّاسِعُ السَّرِيعُ، وَاجْزَاؤُهُ: مُسْتَفْعِلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ، مَفْعُولَاتُ  
مَرَّتَيْنِ، وَأَعَارِضُهُ أَرْبَعٌ، وَأَضْرِبُهُ سِتَّةٌ: الْأُولَى مَطْوِيَّةٌ  
مَكشُوفَةٌ، وَأَضْرِبُهَا ثَلَاثَةٌ - الْأَوَّلُ مَطْوِيٌّ مَوْقُوفٌ وَبَيْتُهُ: -  
أَرْمَانَ سَلِّ مُسْتَفْعِلُنْ مِي لَا يَرِي مُسْتَفْعِلُنْ مِثْلَهَا الرَّمْعَلَا  
رَاءُونَ فِي مُسْتَفْعِلُنْ شَامَ وَلَا مُسْتَفْعِلُنْ فِي عِرَاقٍ مَفْعَلَاتُ

الثاني مثلها وبيته :

هاج الهوى مُستفعلن رَسِمَ بَدَا مُستفعلن ت العَضَا مفعلاً  
مُخلولِق مُستفعلن مُستعجِم مُستفعلن مُخول مفعلاً  
الثالث أضلَم وبيته :-

قالت و لم مُستفعلن نَقِصِد لِقِي مُستفعلن ل العِجْنَا مفعلاً  
سهلاً لقد مُستفعلن أبلغت أس مُستفعلن ماعى مفعولاً  
الثانية مَحْبُولة مَكسوفة ، وَضربها مثلها ، وبيته :-

النَّشْرُ من مُستفعلن ك وَالْوَجُو مُستفعلن هُ ذَنَا مفعلاً  
نيرِوَأَط مُستفعلن رَاف الأَكف مُستفعلن ف عَنَم مفعلاً  
الثالثة مَوْفُوفة مَشْطُورة ، وَضربها مثلها ، وبيته :-

يَنْضَجن فِي مُستفعلن حَافَاتِهَا مُستفعلن بِالْأَبْوَالِ مفعولات  
الرابعة مَكسوفة مَشْطُورة ، وَضربها مثلها ، وبيته :-

يَا صَاحِبِي مُستفعلن رَخِلي أَقِل مُستفعلن لَأَعْدِي مفعولاً  
”نویں بحر کا نام سرلیج ہے جس کا وزن مستفععلن، مستفععلن،

مفعولات دو مرتبہ ہے۔ اس کی عروض چار ہیں اور ضربیں چھ ہیں  
پہلی عروض میں طی اور کسف ہوا ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں۔ پہلی  
ضرب میں طی اور وقف ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے :-

ترجما: سلمیٰ کے ساتھ گزرے ہوئے زمانوں کے مزے دیکھنے  
والوں نے یہ مزے نہ شام میں دیکھے نہ عراق میں۔

دوسری ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے :-

ترجما: محبوب کے بوسیدہ گونگے اور کئی سال پرانے  
نشانات نے مقام ذات الغضاء میں عشق کو بھڑکایا۔

تیسری ضرب میں صلح ہوا ہے اور اس کا شعریہ ہے: -  
 تترجمہ: اس نے کہا ٹھہر جاؤ حالانکہ اس نے بخش کلام کا  
 ارادہ نہیں کیا تھا بلاشبہ تو نے میرے کانوں تک اپنا  
 پیغام پہنچا دیا۔

دوسری عروض میں جبل اور کشف ہوا ہے اور اس کی ضرب بھی اس کی  
 طرح ہے اور اس کا شعریہ ہے: -

تترجمہ: ان عورتوں کی خوشبو مشک کی طرح ہے اور چہرے  
 دیناروں کی طرح روشن ہیں اور انگلیاں غنم نامی  
 پودے کی طرح سرخ ہیں۔

تیسری عروض میں وقف ہوا ہے اور وہ مشطورہ ہے اور اس کی ضرب  
 بھی یہی ہے اور اس کا شعریہ ہے: -  
 تترجمہ: وہ عورتیں اس کے اطراف میں پیشاب چھڑکتی  
 ہیں۔

چوتھی عروض مکسوفہ مشطورہ ہے اور اس کی ضرب بھی یہی ہے اور اس کا  
 شعریہ ہے: -  
 تترجمہ: اے میرے کجاوہ کے ساتھیوں میری ملامت کم  
 کرو۔

## الدرس الثامن عشر

الْعَاشِرُ الْمُنْسَرِّحُ ، وَاحِرْ أَوْهٌ ، مُسْتَفْعَلُنْ ، مَفْعُولَاتٌ ، مُسْتَفْعَلُنْ  
 مَرَّتَيْنِ ، وَأَعَارِيضُهُ ثَلَاثَةٌ كَأَضْرِبِهِ ، الْأُولَى صَحِيحَةٌ ، وَضَرْبُهَا  
 مَطْوِيٌّ ، وَبَيْتُهُ : -

إِنَّ ابْنَ زَيْ مُسْتَفْعَلْنَ دَلَا زَالَ مَفْعُولَاتٌ مُسْتَعْمَلًا مُسْتَفْعَلْنَ  
لِلْخَيْرِيفِ مُسْتَفْعَلْنَ شَيْ فِي مَضْرٍ مَفْعُولَاتٌ وَ الْعُرْفَا مُسْتَعْلِنَ  
الثَّانِيَةُ مَوْقُوفَةٌ مَنهُوَكَةٌ ، وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَ بَيْتُهُ :

صَبْرًا بِنِي مُسْتَفْعَلْنَ عِنْدَ الدَّارِ مَفْعُولَاتٌ  
الثَّالِثَةُ مَكْسُوفَةٌ مَنهُوَكَةٌ ، وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَ بَيْتُهُ :

وَيْلٌ أَمْ سَعِ مُسْتَفْعَلْنَ دَسْعَدًا مَفْعُولًا

”دوسویں بحر کا نام منسرح ہے جس کا وزن مستفععلن ، مفعولات ،  
مستفععلن دو مرتبہ ہے۔ اس کی عروض تین ہیں جیسے ضربیں تین ہیں۔  
پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی ضرب میں طی ہوا ہے اور اس کا شعریہ  
ہے :“

شعر چھتا: بلاشبہ ابن زید ہمیشہ بھلائی کرنے والا ہے اور اپنے  
شہر میں اچھائی پھیلانے والا ہے۔

دوسری عروض موقوفہ منہو کہ ہے اور اس کی ضرب بھی یہی ہے اور اس  
کا شعریہ ہے :“

شعر چھتا: بنو عبدالدار صبر کرو۔

تیسری عروض مکشوفہ منہو کہ ہے اور اس کی ضرب بھی یہی ہے اور اس کا  
شعریہ ہے :“

شعر چھتا: ام سعد پر سعد کی وجہ سے ہلاکت ہو۔

## الدرس التاسع عشر

الْحَادِي عَشْرَ الْخَفِيفُ ، وَأَجْزَ آؤُهُ : فَأَعْلَانُ ، مُسْتَفْعَلْنَ ،  
فَاعْلَانُ مَرَّتَيْنِ ، وَأَعَارِيضُهُ ثَلَاثَةٌ ، وَأَضْرِبُهُ خَمْسَةٌ . الْأُولَى



صَحِيحَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ : الْأَوَّلُ مِثْلُهَا وَ بَيِّنَةٌ : -  
 حَلَّ أَهْلِي فَاعِلَاتُنْ مَا بَيْنَ دَرُ مُسْتَفْعٍ لَنْ نِي فَبَادُوا فَاعِلَاتُنْ  
 نِي وَحَلَّتْ فَاعِلَاتُنْ مَعْلُوبَةٌ مُسْتَفْعٍ لَنْ بِالسَّخَالِ فَاعِلَاتُنْ  
 وَ يَلْحَقُهُ التَّشْعِيبُ جَوَازًا ، وَ هُوَ تَغْيِيرُ فَاعِلَاتُنْ لِزِنَةِ مَفْعُولِنِ ، وَ  
 بَيِّنَةٌ : -

لَيْسَ مَنْ مَا فَاعِلَاتُنْ تَ فَاسْتَرَا مُتَفَعٍ لَنْ حَ بِمَيْتِ فِعْلَاتُنْ  
 إِنَّمَا الْمَيِّ فَاعِلَاتُنْ تَ مَيْتٌ أَلِ مُتَفَعٍ لَنْ أَحْيَاءٍ مَفْعُولِنِ  
 - إِنَّمَا الْمَيِّ فَاعِلَاتُنْ تَ مَنْ يَعِي مُتَفَعٍ لَنْ شُ كَثِيبًا فِعْلَاتُنْ  
 كَاسْفًا بَا فَاعِلَاتُنْ لَهَ قَلْبِي مُتَفَعٍ لَنْ كَ الرَّجَاءِ فَاعِلَاتُنْ  
 الثَّانِي مَخْدُوفٌ وَ بَيِّنَةٌ : -

لَيْتَ شِعْرِي فَاعِلَاتُنْ هَلْ لَمْ كَلِّ مُسْتَفْعٍ لَنْ آتَيْنَهُمْ فَاعِلَاتُنْ  
 أَمْ يَحْوُلُنْ فَاعِلَاتُنْ مِنْ دُونِ ذَا مُسْتَفْعٍ لَنْ وَالرَّدَى فَاعِلَاتُنْ  
 الثَّانِيَّةُ مَخْدُوفَةٌ وَ ضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَ بَيِّنَةٌ : -

إِنْ قَدَرْنَا فَاعِلَاتُنْ يَوْمًا عَلَيَّ مُسْتَفْعٍ لَنْ عَامِرٍ فَاعِلَاتُنْ  
 نَنْتَصِفُ مِنْ فَاعِلَاتُنْ هُ أَوْ نَدْعُ مُسْتَفْعٍ لَنْ هُ لَكُمْ فِعْلَاتُنْ  
 الثَّلَاثَةُ مَجْرُوءَةٌ صَحِيحَةٌ ، وَلَهَا ضَرْبَانِ : الْأَوَّلُ مِثْلُهَا ، وَ بَيِّنَةٌ : -  
 لَيْتَ شِعْرِي فَاعِلَاتُنْ مَاذَا تَرَى مُسْتَفْعٍ لَنْ  
 أَمْ عَفِرُوا فَاعِلَاتُنْ فِي أَمْرِنَا مُسْتَفْعٍ لَنْ  
 الثَّانِي مَجْرُوءٌ مَخْبُوءٌ مَقْصُورٌ ، وَ بَيِّنَةٌ : -

كُلُّ حَظْبٍ فَاعِلَاتُنْ إِنْ لَمْ تَكُ مُسْتَفْعٍ لَنْ  
 نُؤَاغِضْنَهُمْ فَاعِلَاتُنْ يَسِينِرُ مُتَفَعِلٌ  
 ”گیارہویں بحر کا نام خفیف ہے جس کا وزن ”فاعلاتن“ مستفع لن“

فاعلاتن“ دو مرتبہ ہے۔ اس کی تین عروض ہیں اور اس کی ضربیں پانچ ہیں: پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں، پہلی ضرب یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔

میرے گھر والے درنی اور بادولی مقامات کے درمیان ٹھہرے اور محبوبہ سخال میں اونچی جگہ ٹھہری۔

اور اس میں تشعیف کرنا جائز ہے یعنی ”فاعلاتن“ کے وزن کو ”مفعولن“ سے تبدیل کر دینا اور اس کا شعر یہ ہے:

جو شخص مر گیا اور دنیا کی تکالیف سے آرام پا گیا وہ مردہ نہیں ہے بلاشبہ مردہ تو وہ ہے جو زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ حالت میں ہے۔

بلاشبہ حقیقی مردہ وہ ہے جو غمی اور برے حال میں زندہ رہے اور اس کی امیدیں کم ہوں۔

دوسری ضرب محذوف ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔

کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا پہلے میرا جانا ان تک ہو گیا یا اس سے پہلے ہلاکت حائل ہو جائے گی۔

دوسری عروض محذوفہ ہے اور اس کی ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔

اگر ہم کسی دن بنو عامر پر قادر ہوئے تو ان سے پورا حق لیں گے یا اسے تمہارے لئے چھوڑ دیں گے۔

تیسری عروض مجزوء صحیح ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں، پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔

ترجمہ: کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ ام عمرو نے ہمارے معاملہ میں کیا سوچا۔

دوسری ضرب مجز و مخبون مقصور ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -  
ترجمہ: اگر تم غصہ نہ کرو تو ہر مشکل کام آسان ہو۔

## الدرس العشرون

الثَّانِي عَشْرَ: الْمُضَارِعُ، وَاجْزَأُوهُ: مَفَاعِيلُنْ، فَاعِ لَا تَنْ،  
مَفَاعِيلُنْ مَرَّتَيْنِ. مَجْزُؤُ وَجُؤْنَا، وَغُرُوضُهُ، وَاجِدَةٌ صَحِيحَةٌ، وَ  
ضَرْبُهَا مِثْلُهَا، وَبَيِّنَةٌ: -

دَعَانِي اِي مَفَاعِيلُنْ لِي سَعَادِي فَاعِ لَا تَنْ

دَوَاعِي هَا مَفَاعِيلُنْ وِي سَعَادِي فَاعِ لَا تَنْ

الثَّالِثُ عَشْرَ: الْمُقْتَضِبُ، وَاجْزَأُوهُ: مَفْعُولَاتُ، مُسْتَفْعِلُنْ،  
مُسْتَفْعِلُنْ مَرَّتَيْنِ، مَجْزُؤُ وَجُؤْنَا، وَغُرُوضُهُ وَاجِدَةٌ مَطْوِيَّةٌ، وَ  
ضَرْبُهَا مِثْلُهَا، وَبَيِّنَةٌ: -

أَقْبَلْتُ فِ مَفْعَلَاتٍ لَاحَ لَهَا مُسْتَفْعِلُنْ

عَارِضَانَ مَفْعَلَاتٍ كَالسَّبْحِ مُسْتَفْعِلُنْ

الرَّابِعُ عَشْرَ: الْمُجْتَنُّ، وَاجْزَأُوهُ: مُسْتَفْعِلُنْ، فَاعِلَاتُنْ،  
فَاعِلَاتُنْ مَرَّتَيْنِ، مَجْزُؤُ وَجُؤْنَا، وَغُرُوضُهُ وَاجِدَةٌ صَحِيحَةٌ، وَ  
ضَرْبُهَا مِثْلُهَا، وَبَيِّنَةٌ: -

الْبَطْنُ مِنْ مُسْتَفْعِلُنْ هَا خَمِيصُ فَاعِلَاتُنْ

الْوَجْهُ مِثْ مُسْتَفْعِلُنْ لُ الْهَلَالِ فَاعِلَاتُنْ

وَيَلْحَقُهُ التَّشْعِيبُ، وَبَيِّنَةٌ: -

لَمْ لَا يَعْى مُسْتَفْع لَنْ مَا أَقُولُ فَاعِلَاتَنْ  
 ذَا السِّيْدَالِ مُسْتَفْع لَنْ مَا مَوْلُ مَفْعُولَنْ  
 ”بارہویں بحر کا نام مضارع ہے جس کا وزن ”مفاعیلن، فاع  
 لاتن، مفاعیلن“ دو مرتبہ ہے لیکن اس کا مجز و ہونا ضروری ہے اور  
 اس کی عروض ایک ہی ہے یعنی صحیحہ اور ضرب بھی یہی ہے اور اس کا  
 شعر یہ ہے:۔

ترجمہ:۔ سعدی کی محبت کی طرف بلانے والے اسباب نے  
 مجھے سعدی کی محبت کی طرف بلالیا۔

تیسریں بحر کا نام مقضب ہے جس کا وزن ”مفعولات، مستفعلن،  
 مستفعلن“ دو مرتبہ ہے اور اس کا بھی مجز و ہونا ضروری ہے اس کی  
 عروض ایک ہے جس میں طلی ہوا ہو اور ضرب بھی یہی ہے اور اس کا  
 شعر یہ ہے:۔

ترجمہ:۔ محبوبہ سامنے آئی تو اس کے بالوں کی لٹیس لال دھاگے  
 کی طرح (یعنی سنہری بال) اس کے چہرہ پر آگئے۔

چودھویں بحر کا نام مجتث ہے جس کا وزن ”مستفعلن، فاعلاتن،  
 فاعلاتن“ دو مرتبہ ہے اور یہ بھی مجز و ہونا ضروری ہے اس کی عروض  
 ایک ہے یعنی صحیحہ اور ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے:۔

ترجمہ:۔ محبوبہ کا پیٹ کمر سے لگا ہوا اور اس کا چہرہ چاند جیسا ہے۔  
 اور اس میں بھی تشعیث ہوتی ہے اس کا شعر یہ ہے:۔

ترجمہ:۔ کیا بات ہے کہ میں جو بات کر رہا ہوں تو وہ بزرگ

جن سے احسان کی امید ہے اس کی طرف متوجہ نہیں

ہو رہے۔“

## الدرس الحادى و عشرون

الْخَامِسُ عَشَرَ: اَلْمَتَقَارِبُ ، وَ اَخْرَآؤُهُ : فَعُوْلُنْ كَمَا نَ مَرَّاتٍ ،  
 وَ لَهُ مُرُوْضَانٍ وَ سِتَّةُ اَصْرِبٍ : اَلْاَوَّلَى صَحِيْحَةٌ ، وَ اَصْرِبُهَا اَرْبَعَةٌ  
 اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا . وَ يَبِيْتُهُ : -

فَاَمَّا فَعُوْلُنْ تَمِيْمٌ فَعُوْلُنْ تَمِيْمٌ ب فَعُوْلُنْ نُ مُرَّفَعُوْلُنْ  
 فَاَلْفَا فَعُوْلُنْ هُمُ الْقَوَفُوْلُنْ مُ رُوْبَى فَعُوْلُنْ نِيَامًا فَعُوْلُنْ  
 اَلثَّانِي مَقْصُوْرٌ وَ يَبِيْتُهُ : -

وَ يَأْوِي فَعُوْلُنْ اِلَى نِس فَعُوْلُنْ وَةً بِاَفْعُوْلُنْ نِسَابٌ فَعُوْلُنْ  
 وَ شُعْبٌ فَعُوْلُنْ مَرَّاضِي فَعُوْلُنْ عٍ مِثْلَ اَلس فَعُوْلُنْ سَعَالٌ فَعُوْلُنْ  
 اَلثَّلَاثُ مَحْدُوْفٌ وَ يَبِيْتُهُ : -

وَ اَرْوَى فَعُوْلُنْ مِنَ الشَّح فَعُوْلُنْ رِشْعًا فَعُوْلُنْ عَوِيْضًا فَعُوْلُنْ  
 يُنْسَى اَلر فَعُوْلُنْ رُوَاةً اَل فَعُوْلُنْ لَدَى قَدْ فَعُوْلُنْ رُوَاةً فَعُوْلُنْ  
 اَلرَّابِعُ اَبْتَرٌ وَ يَبِيْتُهُ : -

خَلِيْلَى فَعُوْلُنْ يَ غُوْجًا فَعُوْلُنْ عَلَى رَس فَعُوْلُنْ م دَارٍ فَعُوْلُنْ  
 خَلَّتْ مِنْ فَعُوْلُنْ سَلِيْمَى فَعُوْلُنْ وَ مِنْ مَى فَعُوْلُنْ يَه فَعُوْلُنْ  
 اَلثَّانِيَةٌ مَجْرُوْدَةٌ مَحْدُوْفَةٌ ، وَ لَهَا ضَرْبَانِ : اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَ يَبِيْتُهُ : -  
 اَمِنْ دَم فَعُوْلُنْ نَهْ اَق فَعُوْلُنْ فَرَتْ فَعُوْلُنْ  
 يَسْلَمَى فَعُوْلُنْ بِدَاتِ اَل فَعُوْلُنْ غَضَى فَعُوْلُنْ  
 اَلثَّانِي مَجْرُوْدٌ اَبْتَرٌ وَ يَبِيْتُهُ : -

تَعَقَّفَ فَعُوْلُنْ وَ لَا تَب فَعُوْلُنْ تَسَّس فَعُوْلُنْ  
 فَمَا يِق فَعُوْلُنْ ض يَأْتِي فَعُوْلُنْ كَافَا

”پندرہویں بحر کا نام متقارب ہے جس کا وزن ”فعولن“ آٹھ مرتبہ ہے اس کی دو عروض ہیں اور چھ ضربیں ہیں: پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی ضربیں چار ہیں، پہلی ضرب عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر

یہ ہے: -

قبیلہ تمیم بن مریر قوم نے ڈاکہ ڈالا تو انہیں گہری  
نیند سویا ہوا پایا۔

دوسری ضرب میں قصر ہوا ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -

وہ ایسی عورتوں کے پاس جاتا ہے جو فقیر پرانگندہ  
بال دودھ پلانے والی بدبودار چڑیلوں کی طرح  
ہیں۔

تیسری ضرب محذوف ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -

میں ایسے مشکل شعر نقل کرتا ہوں کہ دوسرے ناقلین  
شعر جب اسے سنتے ہیں تو وہ شعر انہیں ان کے نقل  
شدہ شعر بھلا دیتا ہے۔

چوتھی ضرب ابتر ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -

اے میرے دوستو! ان گھروں کی علامات کی طرف  
توجہ کرو جو سلمیٰ اور میہ محبوبہ سے خالی ہو گئے۔

دوسری عروض مجزوء محذوف ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں، پہلی ضرب

عروض کی طرح ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -

کیا مقام ذات غصا پر سلمیٰ محبوبہ کے خالی گھروں کی  
وجہ سے کھڑے ہوں گے؟

دوسری ضرب مجزوء ابتر ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -

ترجمہ: ہر برے کام سے بچ اور غم نہ کر جو تیرے لئے فیصلہ  
کر دیا گیا وہ آکر رہے گا۔

## الدرس الثانی و عشرون

السادس عشر: المندارك، وأخيراً فاعلن ثمان مراتب، ولة  
عروضان وأربعة أضرب الأولى تامّة وضربها مثلها وبيته :-  
جاء فاعلن عامر فاعلن سألما فاعلن صالحا فاعلن  
بعدهما فاعلن كان ما فاعلن كان من فاعلن عامر فاعلن  
الثانية مجزوءة صحيحة وأضربها ثلاثة، الأول مجزوء مخبون  
مرفل وبيته :-

دارسل فاعلن مى بشخ فاعلن رعمان فعلان  
قد كسا فاعلن ها البلى ال فاعلن ملوان فعلان  
الثانى مجزوء مذال وبيته :-

هذه فاعلن دارهم فاعلن أفرث فاعلن  
أم زبوا فاعلن رمحت فاعلن ها الدهور فاعلن  
الثالث مثلها وبيته :-

قف على فاعلن دارهم فاعلن وابكين فاعلن  
بين اذ فاعلن لايها فاعلن والذمن فاعلن  
والخبين حسن وبيته :-

كرة فاعلن طرحت فاعلن بصوا فاعلن لجة فاعلن  
فتلق فاعلن قفها فاعلن رجل فاعلن رجل فاعلن  
والقطع فى حشوه جائز وبيته :-

مَالِي فَاعِلٌ مَا لُ فَاعِلٌ اِلَّا فَاعِلٌ دَرَاهِمُ فَاعِلٌ  
اَوْبَرُ فَاعِلٌ ذُوْنِي فَاعِلٌ ذَاكَ اِل فَاعِلٌ اُدْهَمُ فَاعِلٌ

وقد اجتمعوا في قوله : -

زُمَّتْ فَاعِلٌ اِبْلُ فَعِلُنْ لِلنَّبِيِّ فَاعِلٌ نِ ضَحَى فَعِلُنْ  
فِي غَوْ فَاعِلٌ رَتْبَهَا فَعِلُنْ مَمَّةٌ قَدْ فَعِلُنْ سَلَكُوا فَعِلُنْ

”سولہویں بحر کا نام متدارک ہے جس کا وزن آٹھ مرتبہ ”فاعلن“

ہے۔ اس کی دو عروض ہیں اور چار ضربیں ہیں پہلی عروض تامہ ہے

اور ضرب بھی یہی ہے اور اس کا شعر یہ ہے : -

بِسْرَجَةٍ : عامر ہمارے پاس صحیح دل و نیت سے آیا بعد اس

کے کہ جو کینہ عامر کی طرف سے تھا۔

دوسری عروض مجز وہ صحیح ہے اور اس کی تین ضربیں ہیں۔ پہلی ضرب

مجز وہ ہے جس میں ضبن اور تر فیل ہوئی ہو اور اس کا شعر یہ ہے : -

بِسْرَجَةٍ : سلمیٰ کا گھر عمان کے ساحل پر ہے اسے دن رات

کے گزرنے نے تباہی کا لباس پہنا دیا ہے۔

**تنبیہ :** اس شعر میں ”رعمان“ عروض اور ”ملوان“ ضرب دونوں مخبون مرفل

ہیں عروض کو ضرب سے ملانے کے لئے ضرب میں تعلیل کی گئی ہے اسے تر صبح

کہتے ہیں۔

دوسری ضرب مجز وہ ہے جس میں تزییل ہوئی ہو اور اس کا شعر یہ ہے : -

بِسْرَجَةٍ : یہ ان کا گھر ہے جو خالی ہو گیا یا تحریر ہے جسے زمانہ

نے مٹا دیا ہے۔

تیسری ضرب عروض کی طرح صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے : -

بِسْرَجَةٍ : تباہ شدہ گھروں کے کھنڈرات اور دمن مقام کے



درمیان کھڑا ہو کر آنسو بہا۔

اور ہر مصرع میں خبن کرنا اچھا ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -  
 تترجبتہ: گیند کو مڑے ہوئے سرے والی لکڑی کے ذریعہ  
 ڈال دیا گیا تو ایک ایک آدمی اسے لے رہا ہے۔

اور حشو میں قطع کرنا جائز ہے اور اس کا شعر یہ ہے: -  
 تترجبتہ: میرے پاس مال نہیں ہے سوائے دہم اور ترکی  
 سیاہ گھوڑے کے۔

اور کبھی یہ دونوں جمع ہو جاتے ہیں: -  
 تترجبتہ: چاشت کے وقت مکہ کے نشیب میں اونٹوں کو روانگی  
 کے لئے باندھا گیا تھا لیکن اب وہ جا چکے ہیں۔“

### التوضیح

قوله والخبین حسن... الخ اس عبارت میں مصنفؒ یہ بتانا چاہتے  
 ہیں کہ شعر کے ہر مصرعے میں خبن کرنا یعنی جزو ثانی ساکن کو حذف کرنا شعر کو  
 حسین بناتا ہے اور اچھا ہے اور حشو میں قطع کرنا جائز ہے یعنی عروض اور ضرب  
 سے پہلے کے اوزان میں قطع کرنا جائز ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعر میں  
 خبن بھی ہوتا ہے اور حشو میں قطع بھی ہوتا ہے۔

الحمد للہ! باب ثانی مکمل ہوا۔

اب خاتمہ میں ابیات کے القاب وغیرہ  
 کا بیان ہے، پھر علم ثانی کا بیان ہوگا۔

## الدرس الثالث وعشرون

الْخَاتِمَةُ فِي الْقَابِ الْآبِيَاتِ وَغَيْرِهَا

خاتمة ابیات کے القاب وغیرہ کے بیان میں

أَلْتَامُ مَا اسْتَوَى أَجْزَاءُ دَائِرَتِهِ مِنْ عُرُوضٍ وَضَرْبٍ بِلا نَقْصٍ  
كَأَوَّلِ الْكَامِلِ وَالرَّجْزِ ، وَالْوَافِي فِي عُرْفِهِمْ مَا اسْتَوْفَاهَا مِنْهُمَا  
بِنَقْصٍ كَالطَّوِيلِ ، وَالْمَجْزُوعُ مَا ذَهَبَ جُزْءٌ آعْرُوضِهِ وَضَرْبِهِ ،  
وَالْمَشْطُورُ مَا ذَهَبَ نِصْفُهُ ، وَالْمَنْهُوكُ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ ،  
وَالْمُصَمَّتُ مَا خَالَفتْ عُرُوضُهُ ضَرْبَهُ فِي الرَّوِيِّ كَقَوْلِهِ :

تام وہ ہے جس کے دائرے کے اجزاء پورے ہوں یعنی عروض اور  
ضرب بغیر نقص کے جیسے بحر کامل اور رجز کا اول بیت وانی شعراء کے  
عرف میں وہ ہے جس کے اجزاء عروض اور ضرب میں پورے ہوں  
کچھ کی کے ساتھ جیسے بحر طویل اور بیت مجزوءہ ہے جس کے عروض  
اور ضرب کا ایک ایک جزو ختم ہو جائے اور بیت مشطورہ وہ ہے جس کا  
نصف ختم ہو جائے اور بیت منہوک وہ ہے جس کے دو تہائی ختم ہو جائے  
اور بیت مصمت وہ ہے جس کی عروض حرف روی میں ضرب کے  
مخالف ہو جیسے شاعر کا قول :

① - إِنْ تَوَسَّمْتِ مِنْ حَرْفَاءَ مَنْزِلَةَ

مَاءِ الصَّبَابَةِ مِنْ عَيْنِكَ مَسْجُومٌ

وَالْمُصَرَّعُ مَا غَيَّرَتْ عُرُوضُهُ لِلْإِلْحَاقِ بِضَرْبِهِ بِزِيَادَةٍ كَقَوْلِهِ :  
اور مصرع وہ ہے جس کی عروض میں تبدیلی بصورت زیادتی کی جائے

تا کہ اس کو ضرب کے ساتھ ملا دیا جائے جیسے شاعر کا یہ قول:

② - قِفَانَبِكَ مِنْ ذِكْرِي حَيِّبٍ وَعِزْفَانٍ

وَرَبِحَ خَلَّتْ آيَاتُهُ مُنْذُ أَرْمَانَ

③ - أَتَتْ حَجَّجٌ بَعْدِي عَلَيْهَا فَاصْبَحَتْ

كَحَطِّ زُبُورٍ فِي مَصَاحِفِ رَهْبَانَ

أَوْ نَقَصِ كَقَوْلِهِ:

یا کمی کی صورت میں ہو جیسے شاعر کا قول:

④ - أَجَارَتْنَا إِنْ الْخُطُوبُ تَنْوُبُ

وَإِنِّي مُقِيمٌ مَا أَقَامَ عَسِيبُ

⑤ - أَجَارَتْنَا إِنْ أَمَا مُقِيمَانَ هَهْنَا

وَ كُلُّ غَرِيبٍ لِلْغَرِيبِ نَسِيبُ

وَالْمُقَفَّى كُلُّ عَرُوضٍ وَضَرْبٍ تَسَاوِيًا بِأَلَا تَغْيِيرٍ كَقَوْلِهِ:

اور مقفی ہر وہ عروض اور ضرب جو باہم مساوی ہوں بغیر کسی تبدیلی کے

جیسے شاعر کا یہ قول:

⑥ - قِفَانَبِكَ مِنْ ذِكْرِي حَيِّبٍ وَمَنْزِلٍ

بِسَقَطِ اللَّوَى بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلٍ

### التوضیح

اس عبارت میں مصنف نے ابیات کے آٹھ نام اور ان کی تعریفات

ذکر کی ہیں چنانچہ ہم بھی اس کو بالتفصیل ذکر کرتے ہیں:

#### ① بیت تام:

وہ بیت جس کے اوزان بھی کامل ہوں اور جس کے عروض اور ضرب

میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو جیسے درس الثالث عشر میں بحر کامل کی پہلی عروض تامہ ہے اور ضرب بھی اسی طرح درس الخامس عشر میں بحر جز کا پہلا بیت تام ہے۔

### ② بیت وافی:

وہ بیت جس کے اوزان تو کامل ہوں لیکن اس کے عروض اور ضرب میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو جیسے درس التاسع میں بحر طویل کی عروض مقبوضہ ہے۔

### ③ بیت مجز و:

وہ بیت جس کے ہر مصرع میں سے ایک ایک وزن کو حذف کر دیا جائے۔

### ④ بیت مشطور:

وہ بیت جس کے نصف اوزان کو حذف کر دیا جائے۔

### ⑤ بیت منہوک:

وہ بیت جس کے دو تہائی اوزان کو حذف کر دیا جائے۔

### ⑥ بیت مصمت:

وہ بیت جس کی عروض اور ضرب حرف روی میں ایک دوسرے کے مخالف ہو۔

### حرف روی:

شعر کے آخری لفظ کو حرف روی کہتے ہیں۔

جیسے پہلے شعر میں پہلے مصرع کا حرف روی ت اور دوسرے مصرع کا م ہے اور ایک دوسرے کے مخالف ہے۔

### ⑦ بیت مصرع:

وہ بیت جس کے عروض میں بصورت زیادتی تبدیلی کی جائے تاکہ اس

کو ضرب کے ساتھ ملا دیا جائے جیسے دوسرا اور تیسرا شعر جو کہ بحر طویل میں سے ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ بحر طویل کی عروض مقبوضہ ہوتی ہے اور یہاں ”وعلان“ بروزن مفاعیلن عروض ہے اور ”ذازمان“ بروزن مفاعیلن ضرب ہے ضرب ملنے ساتھ ملانے کے لئے عروض میں بھی قبض نہیں کی گئی جیسا کہ تیسرے شعر کی عروض مقبوضہ ہے۔

یا وہ بیت جس کے عروض میں بصورت کی تبدیلی کی جائے جیسے چوتھا اور پانچواں شعر جو کہ بحر طویل میں سے ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ بحر طویل کے عروض میں حذف نہیں ہوتا جبکہ یہاں ”توب“ اور ”عسیب“ بروزن ”مفائی“ محذوف ہیں۔ تفریح کی وجہ سے یہ کمی اور زیادتی کی گئی ہے۔

### ⑧ بیت مقفی:

وہ بیت جس کے عروض اور ضرب میں تساوی ہو اور حرف روی میں بھی کوئی تبدیلی نہ کی جائے جیسے چھٹے شعر میں واضح ہے۔

## الدرس الرابع وعشرون

وَالْعُرُوضُ مُؤَنَّنَةٌ وَهُوَ آخِرُ الْمِضْرَاحِ الْأَوَّلِ وَغَايَتُهَا فِي الْبَحْرِ  
 أَرْبَعٌ كَالرَّجَزِ ، وَمَجْمُوعُهَا أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ، وَالضَّرْبُ مُدَكَّرٌ وَ  
 هُوَ آخِرُ الْمِضْرَاحِ الثَّانِي وَغَايَتُهَا فِي الْبَحْرِ تِسْعَةٌ كَالْكَامِلِ وَ  
 مَجْمُوعُهَا ثَلَاثَةٌ وَسِتُّونَ ، وَالْإِنْتِدَاءُ كُلُّ جُزْءٍ أَوَّلِ بَيْتٍ أَعْلَى  
 بِعِلَّةٍ مُتَّبِعَةٍ فِي حَشْوِهِ كَالْحَرَمِ ، وَالْإِعْتِمَادُ كُلُّ جُزْءٍ حَشْوِيٍّ  
 زُوْجِفَ بِرُحَابٍ غَيْرِ مُخْتَصٍّ بِهِ كَالْحَبْنِ ، وَالْفَضْلُ كُلُّ عُرُوضٍ  
 مُخَالَفَةٍ لِلْحَشْوِ صِحَّةً وَاعْتِلَالًا ، وَالغَايَةُ فِي الضَّرْبِ كَالْفَضْلِ

فِي الْعُرُوضِ ، وَالْمَوْفُورِ كُلِّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنَ الْخَرَمِ مَعَ جَوَازِهِ  
فِيهِ ، وَالسَّالِمِ كُلِّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنَ الزُّحَافِ مَعَ جَوَازِهِ فِيهِ ،  
وَالصَّحِيحِ كُلِّ جُزْءٍ لِعُرُوضٍ وَضَرْبٍ سَلِمَ مِمَّا لَا يَنْقَعُ حَشْوًا  
كَالْقَصْرِ وَالتَّذْيِيلِ ، وَالْمَعْرَى كُلِّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنْ عِلَلِ الزِّيَادَةِ  
مَعَ جَوَازِهَا فِيهِ كَالْتَّذْيِيلِ .

”اور عروض مؤنث ہے اور وہ پہلے مصرع کے آخر کو کہتے ہیں اور ایک بحر میں زیادہ سے زیادہ چار عروض ہو سکتی ہیں جیسے رجز، اور کل عروض ۳۴ ہیں اور ضرب مذکر ہے اور وہ دوسرے مصرع کے آخر کو کہتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ایک بحر میں ۹ ضربیں ہو سکتی ہیں جیسے کامل، اور کل ضربیں ۶۳ ہیں اور ابتداء اول بیت کے ہر اس جزو کو کہتے ہیں جس میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو اور وہ حشو میں نہ ہو سکے جیسے خرم، اور اعتماد ہر وہ جزو حشو ہے جس میں کوئی ایسی تبدیلی ہو جو اس کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے ضمن اور فصل ہر وہ عروض جو حشو کے مخالف ہو صحت اور علت کے اعتبار سے اور غایت ضرب میں ایسے ہے جیسے فصل عروض میں۔ اور موفور ہر وہ جزء جو خرم سے محفوظ ہو حالانکہ اس میں خرم جائز ہو۔ اور سالم ہر وہ جزو ہے جو زحاف سے محفوظ ہو حالانکہ اس میں زحاف جائز ہو اور صحیح عروض اور ضرب کا ہر وہ جزو جو محفوظ ہو اس سے جو حشو میں واقع نہ ہو سکے جیسے قصر اور تذييل، اور معری ہر وہ جزو ہے جو زیادتی کی علت سے محفوظ ہو حالانکہ اس میں وہ جائز ہو جیسے تذييل“۔

### التوضیح

اس عبارت میں مصنف ”بحر سے متعلق چند مفید باتیں اور اصطلاحات

ذکر فرما رہے ہیں چنانچہ فرمایا کہ عروض کا لفظ مؤنث ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی طرف ضمیر تانیث سے اشارہ کیا گیا ہے اور مصرع اول کے آخری وزن کو عروض کہتے ہیں، اور کسی بھی بحر میں زیادہ سے زیادہ چار عروض ہو سکتی ہیں جیسے بحر جز میں چار عروض ہیں، کل بحر میں سولہ ہیں جن میں ۳۴ عروض مجموعی طور پر بیان ہوئی ہیں، اور ضرب کا لفظ مذکر ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی طرف مذکر کی ضمیر سے اشارہ کیا گیا ہے اور مصرع ثانی کے آخری وزن کو ضرب کہتے ہیں اور کسی بھی بحر میں زیادہ سے زیادہ ۹ ضربیں ہو سکتی ہیں، یوں سولہ بحروں میں کل ۶۳ ضربیں ہیں۔

ابتداء:

شعر کے پہلے مصرع کے ہر اس جزو کو کہتے ہیں جس میں کوئی ایسی تبدیلی ہوئی ہو جو حشو میں نہ ہو سکے جیسے خرم۔

خرم:

مصرع اول کے لفظ اول میں استعمال ہونے والے وتد مجموع کے پہلے حرف کو حذف کرنا خرم کہلاتا ہے جیسے ”فعلون“ سے ف کو حذف کرنا۔

اعتماد:

عروض اور ضرب سے پہلے کے وہ اجزاء جن میں کوئی ایسی تبدیلی نہ ہوئی ہو جس اس کے ساتھ خاص ہو جیسے ضمن کہ یہ عروض اور ضرب میں بھی ہو سکتا ہے۔

فصل:

ہر وہ عروض جو صحت اور علت کے اعتبار سے حشو کے مخالف ہو یعنی اگر

عروض میں تبدیلی ہوئی ہو تو حشو میں نہ ہو سکے۔ و بالعکس:

غایت:

اس کا مقام ضرب میں وہی ہے جو مقام فصل کا عروض میں ہے۔

موفور:

ہر وہ جزء شعر جو زحاف سے محفوظ ہو، حالانکہ اس میں زحاف کرنا جائز ہو۔

سالم:

ہر وہ جزء جو زحاف سے محفوظ ہو، حالانکہ اس میں زحاف کرنا جائز ہو۔

صحیح:

عروض اور ضرب کا وہ جزء جو محفوظ ہو ایسی چیزوں سے جو حشو میں نہ ہو سکیں جیسے قصر اور تذیل جو حشو میں نہیں ہو سکتے۔

معری:

ہر وہ جزء جو علت بصورت زیادتی سے محفوظ ہو حالانکہ اس میں ایسا کرنا جائز ہے جیسے تذیل۔

قدتم بحمد الله و فضله العلم الاول و بلبه العلم الثانی فها.

## الدرس الخامس و عشرون

الْعِلْمُ الثَّانِي فِيهِ خَمْسَةُ اَقْسَامٍ

دوسرا علم اس میں کل پانچ اقسام ہیں

الْأَوَّلُ الْقَافِيَةُ: وَهِيَ مِنْ آخِرِ النَّيْتِ إِلَى أَوَّلِ مُتَحَرِّكِ قَبْلِ



سَاكِنٍ بَيْنَهُمَا ، وَ قَدْ تَكُونُ بَعْضُ كَلِمَةٍ ، وَ بَيْنَهُ : -  
 بحث اول : قافیہ: اور وہ بیت کے آخر سے ہوتا ہے ساکن سے پہلے  
 متحرک تک ان دونوں کے درمیان، کبھی یہ کلمے کے ایک جزو میں ہوتا  
 اور اس کا شعر یہ ہے : -

① وَ قُوفًا بِهَا صَخْبِي عَلَى مَطِيئِهِمْ  
 يَقُولُونَ لَا تَهْلِكِ أَسَى وَ تَحْمَلِ

ہی من الخاءِ اِلَى الْيَاءِ . وَ كَلِمَةٌ كَقَوْلِهِ : -  
 قافیہ حاء سے یاء تک ہے اور کبھی ایک کلمہ میں ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ  
 قول : -

② فَفَاضَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ مِنِّي صَبَابَةً  
 عَلَى النَّخْرِ حَتَّى بَلَ دَمْعِي مَخْمُولِي

وَ كَلِمَةٌ وَ بَعْضُ أُخْرَى كَقَوْلِهِ : ③ وَ بَارِحُ تَرَبِّ  
 اور کبھی ایک کلمہ اور دوسرے کلمے کے جزو میں ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ  
 قول : ”و بارح تر ب“ -

ہی من الخاءِ اِلَى الْوَاوِ وَ كَلِمَتَيْنِ كَقَوْلِهِ : -  
 قافیہ حاء سے واو تک ہے اور کبھی دو کلموں میں ہوتا ہے جیسے شاعر کا یہ  
 قول : -

④ مَكْرُمٌ مَفْرُ مُقْبِلٌ مُدْبِرٌ مَعَا  
 كَجَلْمُودٍ صَخْرٍ حَطَّةِ السَّيْلِ مِنْ عِلِّ

ہی من من اِلَى الْيَاءِ .  
 قافیہ ”من سے ”یا“ تک ہے۔

## التوضیح

علم ثانی یعنی علم القوانی پانچ اجاث پر مشتمل ہے۔

- ① قافیہ کی تعریف۔
- ② قافیہ کے حروف۔
- ③ قافیہ کی حرکات۔
- ④ قافیہ کی اقسام۔
- ⑤ قافیہ کی خامیاں اور عیوب۔

## البحث الاول

### قافیہ کی تعریف:

مصرعہ ثانی کے آخری وزن میں پائے جانے والے ساکن سے پہلے کے متحرک حرف سے قافیہ شروع ہوتا ہے۔ گویا دو ساکنوں کے درمیان کچھ متحرک حروف ہوں گے اور ساکن اول سے ما قبل بھی متحرک حرف ہوگا اسی کو ”قافیہ“ کہتے ہیں۔

① کبھی قافیہ کلمہ کے ایک جزو میں ہوتا ہے پورے کلمے میں نہیں ہوتا۔ جیسے پہلے شعر میں آخری وزن **تَحْمَلُ** ہے جو اصل میں **تَحْفَمَلُ** تھا۔ اس میں پہلا ساکن میم اول ہے اور اس سے ما قبل ح متحرک ہے لہذا قافیہ ”حمل“ ہوا جو جاء سے شروع ہو کر ی تک ہے جو ل کے نیچے کھڑی زیر سے پیدا ہوا ہے۔

② اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قافیہ پورے کلمے میں ہوتا ہے جیسے دوسرے شعر میں ”محملی“ قافیہ ہے اور یہ پورا کلمہ ہے۔

③ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قافیہ ایک پورے کلمے اور دوسرے کلمے کے ایک جزو

میں ہوتا ہے جیسے ۳ نمبر پر ”ر باح ترب“ قافیہ ہے جو ”ح“ میں ن ساکن سے قبل ح سے شروع ہو کر ب کی داؤ تک ہے جو ب کے الٹا پیش سے پیدا ہوا ہے۔

④ اور کبھی قافیہ دو کلموں میں ہوتا ہے جیسے چوتھے شعر میں ”من عل“ قافیہ ہے اور ”من“ ایک کلمہ ہے اور ”عل“ دوسرا کلمہ ہے۔

سوال:

”من“ حرف ہے اور قانون ہے کہ ایک حرف دوسرے حرف پر داخل نہیں ہو سکتا جبکہ مصنف نے ”ہی من من“ میں حرف من کو حرف من پر داخل کیا ہے؟

جواب:

پہلا ”من“ حرف ہے اور دوسرا ”من“ بتاویل لفظ اسم ہے یعنی ”ہی من لفظ من“ اور حرف کے اسم پر داخل ہونے میں کوئی اشکال اور استبعاد نہیں۔

### الدرس السادس و عشرون

الثَّانِي حُرُوفُهَا سِتَّةٌ : أَوَّلُهَا الرَّوِيُّ ، وَهُوَ حَرْفٌ بُنِيَتْ عَلَيْهِ الْقَصِيدَةُ وَنُسِبَتْ إِلَيْهِ . ثَانِيهَا الْوُضْلُ ، وَهُوَ حَرْفٌ لَيْسَ نَاشِئًا عَنْ إِشْبَاعِ حَرَكَةِ الرَّوِيِّ ، أَوْهَاءٌ تَلِيهِ ، فَالْأَلِفُ كَقَوْلِهِ :

بحث ثانی: قافیہ کے حروف چھ ہیں: ① روی، وہ حرف جس پر قصیدے کی بنیاد ہو اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہو۔ ② وصل، وہ حرف لین جو روی کی حرکت کو کھینچنے سے پیدا ہو۔ یا وہ ہاء جو اس کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ پس الف کی مثال شاعر کا یہ قول ہے:

لِ أَقْبَلِي اللَّوْمَ عَادِلَ وَالْعِتَابَا

وَالْوَاوُ بَعْدَ ضَمِّ كَقَوْلِهِ :

اور واو بعد ضمہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے :

٢ سَقَيْتَ الْغَيْثَ أَتَيْتَهَا الْخِيَامُ

وَالْيَاءُ بَعْدَ كَسْرِهِ كَقَوْلِهِ :

اور یاء بعد کسرہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے :

٣ كَمَا ذَلَّتِ الصَّفْوَاءُ بِالْمُتَنَزِّلِي

وَالهَاءُ تَكُونُ سَاكِنَةً كَقَوْلِهِ :

اور ہاء ساکنہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے :

٤ فَمَا ذَلَّتْ أَبْكِي حَوْلَهُ وَأَخَاطِبُهُ

وَمُنْخَرَجَةً مَفْتُوحَةً كَقَوْلِهِ :

اور ہاء متحرکہ مفتوحہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے :

٥ يُوشِكُ مَنْ فَرَّوْ مِنْ مَنِيَّتِهِ

فِي بَغْضِ غِرَاتِهِ يُوَافِقُهَا

وَمَضْمُومَةً كَقَوْلِهِ :

اور ہاء مضمومہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے :

٦ فَيَا لَأَمْيِ دَعْنِي أَعَالِي بَقِيَّتِي

فَقِيَمَةُ كُلِّ النَّاسِ مَا يُحْسِنُونَهَا

وَمَكْسُورَةً كَقَوْلِهِ :

اور ہاء مکسورہ کی مثال شاعر کا یہ قول ہے :

٧ كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ

وَالْمَوْتُ أَذْنِي مَنْ شَرَاكَ نَعْلِي

## التوضیح

اس عبارت میں قافیہ سے متعلق دوسری بحث بیان کی گئی ہے کہ قافیہ کے حروف کے چھ نام ہیں: ① روی۔ ② وصل۔ ③ خروج۔ ④ روف۔ ⑤ تائیس۔ ⑥ ذیل۔ عبارت ہذا میں پہلے دو حروف سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

### ① روی:

وہ حرف جس پر پورے قصیدے کی بنیاد ہو اور پورے قصیدے کی نسبت اسی حرف کی طرف ہو رہی ہو اس کو حرف روی کہتے ہیں۔

### ② وصل:

روی کی حرکت کو کھینچنے سے جو حرف پیدا ہوتا ہے اس کو ”وصل“ کہتے ہیں اسی طرح اگر ہا حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو اسے بھی ”وصل“ کہتے ہیں۔

اب آپ غور فرمائیں! کہ حرکتیں تین ہیں: ضمہ، فتح، کسرہ۔ تو ان کو کھینچنے سے تین حروف ہی بن سکتے ہیں زیادہ نہیں۔ سو فتح کو کھینچنے سے الف بنتا ہے جیسے پہلا شعر اور ضمہ کو کھینچنے سے واؤ بنتا ہے جیسے دوسرا شعر اور کسرہ کو کھینچنے سے یاہ بنتی ہے جیسے تیسرا شعر تو اس کو وصل کہیں گے۔

ابھی طرح ہاء کی کل چار حالتیں ہیں:

- ① وہ ہاء جو حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہے ساکن ہو جیسے چوتھا شعر۔
  - ② وہ ہاء جو حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہے متحرکہ مفتوحہ ہو جیسے پانچواں شعر۔
  - ③ وہ ہاء جو حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہے مضمومہ ہو جیسے چھٹا شعر۔
  - ④ وہ ہاء جو حرف روی کے ساتھ ملی ہوئی ہے مکسورہ ہو جیسے ساتواں شعر۔
- گویا وصل کی کل ۷ حالتیں ہو سکتی ہیں۔

## الدرس السابع و عشرون

ثَالِثُهَا الْخُرُوجُ : وَهُوَ حَرْفٌ نَاشِئٌ عَنِ حَرَكَةِ هَاءِ الْوَضَلِ ، وَ  
يَكُونُ أَلْفًا كَيُؤَافِقُهَا ، وَوَاوًا كَيُحْسِنُونَهُو ، وَيَاءً كَنُغَلِيهِ . رَابِعُهَا  
الرَّدْفُ : وَهُوَ حَرْفٌ مَدَّ قَبْلَ الرَّوِيِّ ، فَالْأَلْفُ كَقَوْلِهِ : الْأَعْمُ  
صَبَاخًا أَيُّهَا الطَّلُّ النَّبَالِيُّ .

③ خروج: وہ حرف جو ہاء وصل کی حرکت کو کھینچنے سے پیدا ہو، کبھی وہ  
الف ہوگا جیسے ”یوافقها“ یا واو ہوگا جیسے ”یحسنونہو“ یا یاء ہوگا  
جیسے ”نغلی“۔ ④ ردف: روی سے پہلے کے حرف مدہ کو کہتے ہیں۔  
پس الف جیسے شاعر کا یہ قول: الْأَعْمُ صَبَاخًا أَيُّهَا الطَّلُّ النَّبَالِيُّ .

وَالْيَاءُ كَقَوْلِهِ : بُعَيْدَ الشَّبَابِ عَضْرَ حَانَ مَشِينِيُو .

اور یاء جیسے شاعر کا قول: بُعَيْدَ الشَّبَابِ عَضْرَ حَانَ مَشِينِيُو .

وَالْوَاوُ كَسُرْحُوْبُو . خَامِسُهَا التَّاسِيْسُ ، وَهُوَ أَلْفٌ بَيْنَهُ ، وَبَيْنَ  
الرَّوِيِّ حَرْفٌ ، وَيَكُونُ مِنْ كَلِمَةِ الرَّوِيِّ كَقَوْلِهِ :

اور واو جیسے ”سرحوبو“۔ ⑤ تاسیس: وہ الف کہ اس کے اور حرف  
روی کے درمیان کوئی حرف ہو۔ کبھی وہ حرف کلمہ روی میں سے ہوگا  
جیسے شاعر کا یہ قول:

وَلَيْسَ عَلَى الْأَيَّامِ وَالذَّهْرِ سَالْمُو

وَمِنْ غَيْرِهَا إِنْ كَانَ الرَّوِيُّ ضَمِيرًا كَقَوْلِهِ :

اور کبھی نہیں ہوگا جبکہ حرف روی ضمیر ہو، جیسے شاعر کا یہ قول:

أَلَا لَا تَلُومَانِي كَفَى اللُّومُ مَايَا

فَمَا لَكُمْ فِي اللُّومِ خَيْرٌ وَلَايَا

لَمْ تَعْلَمَ أَنَّ الْمَلَامَةَ نَفَعُهَا  
 قَلِيلٌ وَمَا لَوْ مَيَّ أَخِي مِنْ سَمَاوِيَا  
 أَوْ بَعْضَهَا كَقَوْلِهِ:  
 يَا بَعْضُ كَلِمَةٍ فِيهِ هُوَ كَمَا جِئْتِ شَاعِرًا كَمَا فِيهِ قَوْلُ:

فَإِنْ شِئْتُمْ أَلْفَحْتُمْ أَوْ نُجِئْتُمْ  
 وَإِنْ شِئْتُمْ مِثْلًا بِمِثْلِ كَمَا هُمَا  
 وَإِنْ كَانَ عَقْلًا فَأَعْقَلًا لِأَخِيكُمْ  
 بَنَاتٍ مَخَاضٍ وَالْفَصَالِ الْمَقَادِمَا

سادسها الذخيل: وهو حرف متحرك بعد التأسيس كلام سالم.  
 7 ذخيل: حرف تاسيس کے بعد کے متحرک حرف کو کہتے ہیں جیسے  
 ”سالم“ کلام۔

## التوضيح

عبارت ہذا میں بقیہ ۴ حروف قافیہ بیان کئے گئے ہیں۔

### 1 خروج:

ہاء وصل (اس کی تعریف اور توضیح گذشتہ درس میں گزر چکی ہے) کی حرکت کو کھینچنے سے جو حرف پیدا ہو اس کو ”خروج“ کہتے ہیں۔ اور آپ اس سے قبل بھی پڑھ چکے ہیں کہ حرکتیں تین ہیں فتح، ضمہ، کسرہ تو ہاء وصل کی ان تین حرکتوں کو کھینچنے سے علی الترتیب الف، واؤ اور یا بنیں گے جیسا کہ اس کی مثالیں عرض کی گئیں تو اس کو خروج کہتے ہیں۔

### 4 ردف:

حرف روی سے پہلے کے حرف مدہ کو ردف کہتے ہیں اور اس کی بھی

بہی تین حالتیں ہیں۔

### 5 تائیس:

وہ الف کہ اس الف اور حرف روی کے درمیان کوئی اور حرف ہو اس کی تین صورتیں ہیں۔

① وہ حرف کلمہ روی کامل میں داخل ہوگا جیسے ”سالمو“ کلمہ روی مکمل ہے اور الف اور حرف روی کے درمیان ل ہے۔

② اگر حرف روی ضمیر ہو تو پھر وہ حرف اس کلمہ میں نہیں ہوگا بلکہ اس سے ما قبل کلمہ میں ہوگا جیسے ”لی“ ضمیر ہے۔ اور لا کا الف اس سے ما قبل دوسرے کلمہ میں ہے اور ”لی“ کو ”لیا“ حرکت کھینچنے کی وجہ سے پڑھا جا رہا ہے۔ ایسے ہی ”ساتی“ کو بھی سمجھ لیجئے کہ ”تی“ ضمیر ہے اور الف ”سا“ میں ہے۔

③ یا وہ حرف کلمہ روی کے ایک حصہ میں ہوگا جیسے ”ماھا“ کہ اس میں ”ما“ اور ”ھا“ دونوں سے مل کر قافیہ بنے گا اور ما کا الف کلمہ روی کے ایک حصہ میں ہے۔

### 6 دخیل:

حرف تائیس (الف تائیس) کے بعد کے متحرک حرف کو دخیل کہتے ہیں۔ جیسے ”سالم“ میں الف تائیس کے بعد والا حرف لام ہے اس کو دخیل کہیں گے۔  
روی مطلق:

جس کے کھینچنے سے حرکت واو الف اور یا بن جائے۔

### روی مقید:

جہاں حرف روی ساکن ہو۔



## الدرس الثامن و عشرون

الثَّالِثُ حَرَكَاتُهَا سِتُّ : أَوَّلُهَا الْمَجْرَعُ وَهُوَ حَرَكَةُ الرَّوِيِّ الْمَطْلُوقِ . ثَانِيهَا : النَّفَاذُ ، وَهُوَ حَرَكَةُ هَاءِ الْوَصْلِ كَيُؤَافِقُهَا وَ يُحْسِنُونَهُو وَنَعْلِيهِ . ثَالِثُهَا : الْاِحْذُو ، وَهُوَ حَرَكَةُ مَا قَبْلَ الرَّدْفِ كَحَرَكَةِ بَاءِ الْبَالِي ، وَشِينِ مَشِيبِ ، وَحَاءِ سُرْحُوبِ . رَابِعُهَا : الْاِشْبَاعُ ، وَهُوَ حَرَكَةُ الدَّخِيلِ ، كَكَسْرَةِ لَامِ سَالِمِ ، وَضَمَّةِ فَاءِ التَّدَاوِعِ ، وَفَتْحَةِ وَاوِ تَطَاوَلِي . خَامِسُهَا : اَلرَّسُّ ، وَهُوَ حَرَكَةُ مَا قَبْلَ التَّاسِيْسِ كَفَتْحَةِ سِيْنِ سَالِمِ . سَادِسُهَا : اَلتَّوْجِيْهِ ، وَهُوَ حَرَكَةُ مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ الْمُقَيَّدِ كَقَوْلِهِ :

حَتَّى إِذَا جَنَّ الظَّلَامُ وَاخْتَلَطَ

جَاءَ : وَابْمَذَقِي هَلْ رَأَيْتِ الذُّئْبَ قَطْ

بحث ثالث : قافیہ کی حرکات چھ ہیں۔ ① مجرئی: روی مطلق کی حرکت کو کہتے ہیں (وتعریفہ کامر)۔ ② نفاذ: ہاء وصل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے ”یوافقها، يحسنونها، نعلی“۔ ③ حذو: ما قبل ردف کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے ”بالی“ کی ہاء کی حرکت ”مشیب“ کی شین کی حرکت ”سرحوب“ کی ہاء کی حرکت۔ ④ اشباع: دخیل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے ”سالم“ کے لام کو کسرہ۔ ”تدایع“ کے فاء کا ضمہ اور ”تطاولی“ کے واو کا فتح۔ ⑤ رس: تاسیس سے ما قبل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے ”سالم“ کے سین کا فتح۔ ⑥ توجیہ: روی مقید سے ما قبل کی حرکت کو کہتے ہیں (وتعریفہ کامر) جیسے شاعر کا یہ قول :

حَتَّى إِذَا جَنَّ الظَّلَامُ وَاخْتَلَطَ

جَاءَ : وَابْمَذَقِي هَلْ رَأَيْتِ الذُّئْبَ قَطْ

ترجمہ: اس عبارت میں کوئی خفاء نہیں، ترجمہ سے بات سمجھ آ

رہی ہے۔

## الدرس التاسع و عشرون

الرَّابِعُ أَنْوَاعُهَا تِسْعٌ: سِتَّةٌ مُطْلَقَةٌ مُجَرَّدَةٌ مُوَصُولَةٌ بِاللِّينِ كَقَوْلِهِ:  
 بحث رابع: قافية کی ۹ اقسام ہیں۔ چھ مطلقہ ہیں: ❶ مجردہ موصولہ  
 باللین۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۱ حَمِدْتُ إِلَهِي بَعْدَ عُرْوَةٍ إِذْ نَجَا  
 خِرَاشٍ وَبَعْضُ الشَّرَّاهُونَ مِنْ بَعْضٍ  
 وَبِالْهَاءِ كَقَوْلِهِ:

❷ مجرد موصولہ بالحاء۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۲ أَلْفَتِي لَأَقِي الْعُلَى بِهِمْ  
 وَمَرْدُوفَةٌ بِاللِّينِ كَقَوْلِهِ:

❸ مردوفہ باللین۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۳ أَلَا قَالَتْ بُنِينَةٌ إِذْ رَأَتْ بَنِي  
 وَقَدْ لَا تَعْدِمُ الْحَسَنَاءُ ذَامَا  
 وَبِالْهَاءِ كَقَوْلِهِ:

❹ مردوفہ بالحاء۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۴ عَفَّتِ الدِّيَارُ مَحَلَّهَا وَمُقَامُهَا  
 وَمُؤَسَّسَةٌ مُوَصُولَةٌ بِاللِّينِ كَقَوْلِهِ:

❺ مؤسسہ موصولہ باللین۔ جیسے شاعر کا یہ قول:

۵ كَلِينِي لَهُمْ يَا أَمِيمَةَ نَاصِبٍ  
 وَتَلِي أَسَانِيهِ بَطْنِي الْكَوَاكِبِ

وَبِالْهَاءِ كَقَوْلِهِ :

⑥ مَوْسَمٌ مَوْصُولٌ بِالْهَاءِ - جیسے شاعر کا یہ قول :

لَا فِي لَيْلَةٍ لَانَرَى بِهَا أَحَدًا  
يَحْكِي عَلَيْنَا إِلَّا كَوَاكِبُهَا  
وَتِلْكَ مُقَيَّدَةٌ كَقَوْلِهِ :

⑦ اور تین قسمیں مقیدہ ہیں۔ ۱ جیسے شاعر کا یہ قول :

كَأَنَّهَا جُرْ غَانِيَةٌ أَمْ نَلِيمُ  
أَمْ الْحَبْلُ وَاهٍ بِهَا مَنْ جَزَمُ  
وَمَرْذُوفَةٌ كَقَوْلِهِ :

⑧ مردوفہ مقیدہ جیسے شاعر کا یہ قول :

كُلُّ غَيْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالِ  
وَمَوْسَسَةٌ كَقَوْلِهِ :

⑨ مَوْسَسَةٌ مقیدہ جیسے شاعر کا یہ قول :

وَعَزَزْتَنِي وَزَعَمْتَ أَنْ  
نَكَ لَابِنٌ فِي الصَّيْفِ تَامِرُ

### التوضيح

اس عبارت میں مصنف قافیہ کی اقسام بیان کر رہے ہیں۔  
قبل ازیں آپ روی مطلق اور روی مقید کی تعریفات پڑھ آئے  
ہیں۔ اب یہ سمجھئے! کہ روی مطلق کی چھ قسمیں ہیں اور روی مقید کی ۳ قسمیں ہیں  
تو کل اقسام نو ہو گئیں۔

قبل اس کے کہ ہم اس کی تفصیلات بیان کریں، آپ کو مشورہ دیں گے

کہ ایک مرتبہ پھر گذشتہ ابحاث پر نظر ڈال لیں ورنہ یہ سمجھ میں نہیں آئے گا۔

## روی مطلق کی اقسام

### ① مجردہ موصولہ باللین:

مجردہ سے مراد وہ بیت جو تائیس و ردف سے خالی ہو وصل کی تعریف گزر چکی تو اب مطلب یہ ہوا کہ وہ قافیہ جس کے حرف روی کی حرکت میں اشباع ہو لیکن وہ حرف تائیس اور ردف سے خالی ہو جیسے پہلے شعر میں ”بعض“ قافیہ ہے جو الف تائیس اور ردف سے خالی ہے۔

### ② مجردہ موصولہ بالحاء:

وہ قافیہ جس کے حرف روی کے ساتھ ہاء ملا ہوا ہو جیسے دوسرے شعر میں ”بہفہ“ ہے۔

### ③ مردوفہ باللین:

قافیہ میں ردف ہو اور حرف روی حرف لین کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے تیسرے شعر میں ”ذاما“ کہ اس میں م روی ہے اور ذ کا الف ردف ہے اور م حرف روی الف حرف لین کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

### ④ مردوفہ بالحاء:

قافیہ میں حرف ردف ہو اور روی ہاء کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے چوتھے شعر میں ”مقاہا“ کہ اس میں م حرف روی ہے اور قا کا الف ردف ہے اور م حرف روی ہاء کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

### ⑤ مؤسسہ موصولہ باللین:

یعنی قافیہ میں تائیس ہو اور حرف روی حرف لین سے متصل ہو جیسے

پانچویں شعر میں ”کواکب“ کہ اس میں وا کا الف تائیس کا اور ب روی حرف لین سے متصل ہے۔

⑥ مؤسسہ موصولہ بالحاء:

یعنی قافیہ میں الف تائیس ہو اور حرف روی ہاء سے متصل ہے۔ جیسے ”کواکبھا“ کہ اس میں وا کا الف تائیس کا ہے اور ب حرف روی ہاء سے متصل ہے۔

## روی مقید کی اقسام

① مجرورہ مقیدہ:

حرف روی ساکن ہو اور الف تائیس اور ردف سے خالی ہو۔ جیسے ساتویں شعر میں ”منجزم“ ہے کہ حرف روی م ساکن ہے اور الف تائیس و ردف نہیں۔

② مردوفہ مقیدہ:

حرف روی ساکن ہو اور اس سے قبل حرف مدہ ہو جیسے آٹھویں شعر میں اللزوال ہے کہ ل حرف روی ہے اور اس سے پہلے الف حرف ردف ہے۔

③ مؤسسہ مقیدہ:

حرف روی ساکن ہو اور اس میں الف تائیس ہو جیسے نویں شعر میں ”تامر“ ہے۔



## الدرس الملحق للتاسع و عشرين

وَالْمُتَكَوِسُ : كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيهَا أَرْبَعُ حَرَكَاتٍ بَيْنَ  
سَاكِنَيْهَا كَقَوْلِهِ :

اور متکاوس ہر وہ قافیہ جس میں چار حرکتیں مسلسل آجائیں دوساکنوں  
کے درمیان جیسے شاعر کا یہ قول :

قَدْ خَبِرَ الدِّينَ الْإِلَهَ فَجَبْرٌ  
وَالْمُتْرَاكِبُ : كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيهَا ثَلَاثُ حَرَكَاتٍ بَيْنَهُمَا  
كَقَوْلِهِ :

اور متراکب : ہر وہ قافیہ جس میں تین حرکتیں آجائیں دوساکنوں کے  
درمیان جیسے شاعر کا یہ قول :

أَحْبَبُ فِيهَا وَأَضَعُ

وَالْمُتَدَارِكُ : كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ بَيْنَهُمَا حَرَكَتَانِ كَقَوْلِهِ :  
اور متدارک : ہر وہ قافیہ جس میں دو حرکتیں مسلسل آجائیں دوساکنوں  
کے درمیان جیسے شاعر کا یہ قول :

تَسَلَّتْ عَمَائِيَّاتُ الرِّجَالِ عَنِ الْهَوَا

وَلَيْسَ فَوَادِي عَنِ هَوَاهَا بِمُنْسَلِي

وَالْمُتَوَاتِرُ : كُلُّ قَافِيَةٍ بَيْنَ سَاكِنَيْهَا حَرَكَةٌ كَقَوْلِ الْخَنَسَاءِ :  
اور متواتر : ہر وہ قافیہ کہ جس میں دوساکنوں کے درمیان ایک متحرک آ  
جائے جیسے خنساء کا یہ قول :

يُذَكِّرُنِي طُلُوعَ الشَّمْسِ صَحْرًا

وَأَذْكُرُهُ بِكُلِّ مَغِيبِ شَمْسٍ

والمترادف: کُلُّ قَافِيَةٍ اجتمع ساكنها كقولہ:  
اور مترادف ہر وہ قافیہ جس میں دو ساکن جمع ہو جائیں جیسے شاعر کا  
یہ قول:

هَذِهِ دَاذَهُمْ أَقْفَرَتْ

أَمْ زُبُورٌ مَخْتَهَا الدُّهُورُ

تنبیہ: التوئد المضموع إذا كان آخر جزءٍ جازِ طَبِئُهُ، كالتبسيط  
وَالرَّجَزِ، أَوْ خَزَلُهُ كالتكامل، أَوْ خَبْلُهُ كالتزامل وَالخفيف  
وَالخَبَبِ، جاز اجتماع المتدارك والمتراكب، أَوْ خَبْلُهُ  
كالتبسيط وَالرَّجَزِ اجتمع المتكاوس مع الأولين

تنبیہ: اگر توئد مجموع کسی وزن کے آخر میں ہو تو اس میں طلی جائز ہے  
جیسے بسط اور رجز اور خزل بھی جائز ہے جیسے بحر کامل اور خمین بھی جائز  
ہے جیسے رمل خفیف اور زجب اور متدارک اور متراکب کا جمع ہونا جائز  
ہے اور خبل بھی جائز ہے جیسے بسط اور رجز کا متکاوس پہلے دو کے  
ساتھ جمع ہوا ہے۔

### التوضیح

اس عبارت میں مصنف نے قافیہ کی مزید پانچ اقسام باعتبار حرکات و  
سکنات کے بیان کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

① متکاوس: جس قافیہ میں دو ساکنوں کے درمیان چار حرکتیں مسلسل  
آجائیں۔

② متراکب: جس قافیہ میں دو ساکنوں کے درمیان تین حرکتیں مسلسل  
آجائیں۔

③ متدارک: جس قافیہ میں میں دوساکنوں کے درمیان دو حرکتیں مسلسل آجائیں۔

④ متواتر: جس قافیہ میں میں دوساکنوں کے درمیان ایک حرکت مسلسل آجائے۔

⑤ مترادف: جس قافیہ میں دوساکن جمع ہو جائیں۔

فائدہ: اگر کسی وزن کے آخر میں وہ مجموع ہو تو بحور کے بدلنے سے اس میں مختلف تبدیلیاں جائز ہیں مثلاً بحر بسیط اور بحر جز میں طی کرنا جائز ہے اور بحر کامل میں خزل کرنا جائز ہے اور بحر بسیط اور بحر جز میں جبل بھی جائز ہے۔

نیز یہ کہ ایک ہی قافیہ میں متدارک اور متراکب کا اکٹھا ہونا جائز ہے اور اسی طرح مکاؤں بھی متدارک اور متراکب کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔

## الدرس الثلثون

الخامس عُيُوبُهَا: الْإِيظَاءُ، إِعَادَةُ كَلِمَةِ الرَّوِيِّ لِفِعْلًا وَمَعْنَى كَقَوْلِهِ:

بحث خامس: قافیہ کے عیوب، ایظاء، کلمہ روی کا اعادہ لفظاً اور معنی جیسے شاعر کا یہ قول:

أَوَاصِعُ النَّيْبِ فِي خَرَسَاءَ مُظْلِمَةٍ

تَقْيِيدُ الْعَيْرِ لَا يَسْرِي بِهَا السَّارِعُ

لَا يُخْفِضُ الرَّثِي فِي أَرْضِ أَلَمِّ بِهَا

وَلَا يَضِلُّ عَلَيَّ مَضْبَاحُهُ السَّارِعُ

وَالتَّضْمِينُ: تَغْلِيْقُ النَّيْبِ بِمَا بَعْدَهُ كَقَوْلِهِ:

اور تضمین: بیت کا تعلق ما بعد سے ہو جیسے شاعر کا یہ قول:



وَهُمْ وَرَدُّوا الْجَفَارَ عَلَى تَمِيمٍ  
 وَهُمْ أَصْحَابُ يَوْمِ عُكَاظٍ إِنِّي  
 شَهِدْتُ لَهُمْ مَوَاطِنَ صَادِقَاتٍ  
 شَهِدْتُ لَهُمْ بِحُسْنِ الظَّنِّ مِنِّي  
 وَالْأَقْوَاءُ: اِخْتِلَافُ الْمَجْرَى بِكسْرٍ وَضَمٍّ كَقَوْلِهِ:  
 اقواء: مجرئى کا اختلاف کسرہ اور ضمہ میں جیسے شاعر کا یہ قول:

لَابِاسٌ بِالْقَوْمِ مِنْ طُولٍ وَمِنْ قَصْرِ  
 جِسْمِ الْبَيْعَالِ وَأَخْلَامِ الْعَصَافِيرِ  
 كَانَهُمْ قَضَبٌ جُوفٌ أَسَافِلُهُ  
 مُثَقَّبٌ نَفَخَتْ فِيهِ الْأَعَاصِيرُ  
 وَالْإِضْرَافُ: اِخْتِلَافُ الْمَجْرَعِ بِفَتْحٍ وَغَيْرِهِ فَمَعَ الضَّمُّ كَقَوْلِهِ:  
 اصراف: مجرئى کا اختلاف فتح اور غیر فتح میں پس ضمہ کے ساتھ جیسے  
 شاعر کا یہ قول:

أَرَيْتَكَ إِنْ مَنَعْتَ كَلَامَ يَحْيَى  
 أَتَمَنَعُنِي عَلَى يَحْيَى الْبُكَاءِ  
 فَفِي طَرْفِي عَلَى يَحْيَى سُهَارٌ  
 وَفِي قَلْبِي عَلَى يَحْيَى الْبَلَاءُ  
 وَالْفَتْحُ مَعَ الْكسْرِ كَقَوْلِهِ:

اور فتح، کسرہ کے ساتھ جیسے شاعر کا یہ قول:

أَلَمْ تَرِنِي رَدَدْتُ عَلَى ابْنِ لَيْلَى  
 مَسِيحَتَهُ فَعَجَلْتُ الْأَدَاءَ

وَقُلْتُ لِشَاتِهِ لَمَّا أَتْنَا

رَمَاكَ اللَّهُ مِنْ شَاةٍ بَدَاءِ

والإكفاء: اختلاف الروي بخروف متقاربة المخارج كقوله:  
الكفاء: روي كا اختلاف قريب المخرج حروف کے ساتھ جیسے شاعر کا یہ قول:

بَنَاتٌ وَطَاءٌ عَلَيَّ خَدَّ اللَّيْلِ

لَا يَشْتَكِينُ عَمَلًا مَا أَنْقَيْنَ

والإجازة: اختلافه بخروف متباعدة المخارج كقوله:  
إجازة: بعید المخرج حروف کے ساتھ روي كا اختلاف جیسے شاعر کا یہ قول:

الْأَهْلُ تَرَى إِنْ لَمْ تَكُنْ أُمَّ مَالِكِ

بِمَلِكِ يَدِي إِنْ الْكَفَاءُ قَلِيلُ

رَأَى مِنْ خَلِيلِيهِ حَفَاءٌ وَغِلْظَةٌ

إِذَا قَامَ يَتَبَاعُ الْقُلُوصُ ذَمِيمُ

والسناد: اختلاف ما يراعى قبل الروي من الحروف  
والحركات، وهو خمسة.

سناد: روي سے پہلے حروف اور حرکات کی رعایت کا اختلاف اس کی  
پانچ قسمیں ہیں۔

سناد الردف وهو ردف أحد الينتين دون الآخر. كقوله:

① سناد الردف: ایک بیت میں ردف ہو دوسرے میں نہ ہو جیسے شاعر  
کا یہ قول:

إِذَا كُنْتُ فِي حَاجَةٍ مُرْسِلًا

فَأَرْسِلُ حَكِيمًا وَلَا تُوصِهْ

وَإِنْ بَابُ أَمْرٍ عَلَيْكَ التَّوَى

فَشَاوِرْ لِيَبِيئًا وَلَا تَغْصِهْ

وَسَنَادُ التَّائِسِيسِ : تَائِسِيسُ أَحَدُهُمَا ذُوْنَ الْآخِرِ كَقَوْلِهِ :

② سَنَادُ التَّائِسِيسِ : اِيك بَيْتٍ فِي الْفِ تَائِسِيسُ هُوَ دُوسَرُ فِي مِثْلِ نَهْ هُوَ  
جِيسَ شَاعِرِ كَا يَهْ قَوْلُ :

يَا دَاؤِمِيَّةً اسْلَمِي ثُمَّ اسْلَمِي

فَجَنَدَقْ هَامَةً هَذَا الْعَالَمِ

وَسَنَادُ الْإِشْبَاعِ : اِخْتِلَافُ حَرَكَةِ الدَّخِيلِ كَقَوْلِهِ :

③ سَنَادُ الْإِشْبَاعِ : دَخِيلُ كِي حَرَكَتِ كِي اِخْتِلَافُ كُو كِهْتِي هِي جِيسَ شَاعِرِ كَا  
يَهْ قَوْلُ :

وَهُمْ طَرَدُوا مِنْهَا بَلِيًّا فَاصْبَحَتْ

بَلِيًّا بِوَادٍ مِنْ تَهَامَةَ غَائِرِ

وَهُمْ مَسَعَوْهَا مِنْ قُضَاعَةَ كُلِّهَا

وَمِنْ مَضَرِ الْحَمْرَاءِ عِنْدَ التَّغَاوُرِ

وَسَنَادُ الْحَذْوِ : اِخْتِلَافُ حَرَكَةِ مَا قَبْلَ الرَّذْفِ كَقَوْلِهِ :

④ سَنَادُ الْحَذْوِ : مَا قَبْلَ رُذْفِ كِي حَرَكَتِ فِي مِثْلِ اِخْتِلَافُ كُو كِهْتِي هِي جِيسَ  
شَاعِرِ كَا يَهْ قَوْلُ :

لَقَدْ أَلَجَّ الْخَبَاءُ عَلَيَّ جَوَارِ

كَأَنَّ غَيْوَنَهُنَّ غَيْوَنَ عَيْنِ

كَأَنَّيَ بَيْنَ حَافِيئِي عَفَابِ

نُرْبِدُ حَمَامَةً فِي يَوْمِ غَيْبِ

وَسَنَادُ التَّوَجِيهِ : اِخْتِلَافُ حَرَكَةِ مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ الْمُقْبَدِ كَقَوْلِهِ :

③ سناد التوجیہ: روی مقید سے ما قبل کی حرکت کے اختلاف کو کہتے ہیں جیسے شاعر کا یہ قول:۔

وَقَاتِمِ الْأَعْمَاقِ خَاوِي الْمُخْتَرِقِ أَلْفَ شَتَى لَيْسَ بِالرَّاعِي الْحَمِيقِ  
شَدَابَةٌ عَنْهَا شَدَى الرَّبِيعِ السَّحْقِ

وَهَذَا آخِرُ مَا أَوْرَدْنَا فِي هَذَا الْمُؤَلَّفِ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا.

اور یہ اختتام ہے جو ہم نے اس تصنیف میں جمع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرمائے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان آل و اصحاب پر اور سلامتی نازل فرمائے۔ آمین۔

### التوضیح

اس عبارت میں مصنفؒ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ وہ چیزیں جن کی وجہ سے قافیہ عیب دار ہو جاتا ہے اگرچہ شعر غلط نہیں ہوتا، تاہم اس کا حسن ختم ہو جاتا ہے وہ ۷ عیوب ہیں، ان میں سے ساتویں کی پھر پانچ قسمیں ہیں، تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگر کلمہ روی دو شعروں میں لفظی اور معنوی طور پر ایک آ جائے تو اسے ”ایطاء“ کہتے ہیں، اور اگر ایک شعر کا تعلق اگلے شعر سے ہو مثلاً پہلا شعر شرط ہو اور دوسرا جزاء تو اسے ”تضمین“ کہتے ہیں۔ اگر مجرئی کی حرکت میں کسرہ اور ضمہ کا اختلاف ہو جائے مثلاً پہلے شعر میں کسرہ ہو اور دوسرے میں ضمہ تو اسے ”اقواء“ کہتے ہیں اور اگر فتحہ کا ضمہ کے ساتھ یا فتحہ کا کسرہ کے ساتھ اختلاف ہو تو اسے ”اصراف“ کہتے ہیں، اگر حرف روی دو شعروں میں قریب المخرج ہوں تو اسے ”اکفاء“ کہتے ہیں اور اگر بعید المخرج حروف ہوں تو اسے ”اجازة“ کہتے ہیں اور اگر حرف روی سے پہلے کے حروف اور حرکات میں

اختلاف ہو جائے تو اس کو "سناد" کہتے ہیں، اس کی پانچ صورتیں ہو سکتی ہیں:

- ① سناد الردف: ایک بیت میں ردف ہو دوسرے میں نہ ہو۔
  - ② سناد التأسيس: ایک بیت میں الف تاسیس ہو دوسرے میں نہ ہو۔
  - ③ سناد الاشباع: ذیل کی حرکت میں اختلاف ہو۔
  - ④ سناد الحذو: ما قبل ردف کی حرکت میں اختلاف ہو۔
  - ⑤ سناد التوجيه: روی مقید کے ما قبل کی حرکت میں اختلاف ہو۔
- یہ کل بارہ عیوب ہوئے جن کی امثلہ تحت العبارة گزر چکیں اور قافیہ کا ان عیوب سے خالی ہونا ضروری ہے۔

الحمد لله!

علم ثانی بھی تکمیل پذیر ہوا۔  
 اللہ رب العالمین اپنے فضل و کرم سے  
 شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین











